برکاتِ وضو





مصنف

مفتی ابوحمزہ محمد رفیق قادری
رندھاوا

مکتبہ حسان جامعہ فیض الاسلام
شالامار ٹاؤن لاہور

برکاتِ وضو

مؤلف
مفتی محمد رفیق قادری رندھاوا

ناشر
مکتبہ حسان جامعہ فیض الاسلام
شالامار ٹاؤن، لاہور Ph: 03004417855

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

جملہ حقوق

نام کتاب : برکاتِ وضو

مؤلف : مفتی محمد رفیق قادری رندھاوا، خطیب و پرنسپل جامعہ فیض الاسلام پاکستان منٹ شالامار ٹاؤن، لاہور

طباعت : دسمبر، 2014ء

صفحات : 96

تعداد : 1000

کمپوزنگ : ایمان گرافکس

ناشر : مکتبہ حسان جامعہ فیض الاسلام

ہدیہ : -/80 روپے

- رُوحانی پبلشرز دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ، لاہور
- ہجویری بک شاپ گنج بخش روڈ، دربار مارکیٹ، لاہور
- مکتبہ قادری اینڈ ورائٹی ہاؤس گنج بخش روڈ نزد دربار مارکیٹ لاہور
- دارالعلوم اسلامیہ غوثیہ برکتیہ سالک آباد شریف دواریاں ضلع نیلم
- محمد ادریس رندھاوا، چوک سرور شہید، ضلع مظفر گڑھ
- جامعہ غوثیہ طفیلیہ ٹرسٹ گلفشاں سوسائٹی ملیر ہالٹ، کراچی
- قاری محمد عابد جامعہ صوت الاسلام میلہ منڈی، سرگودھا
- شمع حسینی جامعہ فاطمیہ رضویہ للبنات چوک سرور شہید مظفر گڑھ

فہرست

انتساب

سید الاتقیاء، زبدۃ العارفین، اسیر کرب و بلا

حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

اور

اپنی عظیم نانی جان کے نام

جو سخت سردیوں کی راتوں میں بھی تہجد کے وقت اٹھ کر ٹھنڈے پانی سے وضو کر کے نمازِ تہجد باقاعدگی سے ادا کرتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی قبر مبارک پر ہر وقت رحمت کی بارش برسائے۔ آمین

الاهداء

حضور سرور کائنات ﷺ کی بارگاہ مقدس میں پیش کرنے کے بعد آپ کی ازواج مطہرات، اصحاب، اہلِ بیت اور تمام امت مسلمہ خصوصاً اپنے والدِ گرامی جناب دین محمد رندھاوا اور حاجی خلیفہ فیض محمد قادری، خلیفہ حاجی محمد شریف قادری محمودی و اپنے عظیم محسن جناب حاجی محمد امین صاحب رحمۃ اللہ علیہم کے ایصالِ ثواب کے لیے پیش کرتا ہوں۔

اللہ ہمارے تمام مسلمان بھائیوں کی بخشش فرمائے۔ آمین! بجاہِ سید المرسلین ﷺ

۱۸ دسمبر ۲۰۱۴ء — محمد رفیق قادری رندھاوا

نگاہِ اولین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

الحمد للہ رب العالمین و العاقبۃ للمتقین و
الصلوٰۃ و السلام علیٰ سید الانبیاء و المرسلین
و علیٰ الہٖ و اصحابہٖ اجمعین۔ اما بعد!

اللہ رب العزت کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ خالق کائنات نے ہمیں اسلام و ایمان جیسی عظیم دولت سے مالا مال کیا اور اشاعت اسلام کی توفیق بخشی۔ کچھ عرصہ سے اسلام کے بنیادی مسائل سکھانے کے لیے جامعہ فیض الاسلام میں ''آئیں دین سیکھیں'' کے نام سے کورسز کا سلسلہ شروع کیا گیا جسے بہت سراہا گیا اور کثیر تعداد میں شائقین نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے مزید اس ''تفہیم دین'' کے سلسلے کو بڑھایا جا رہا ہے۔ دوست واجبات کے مسلسل اصرار پر بیان کئے گئے بیانات کو قلمبند کرنے پہ زور دیا گیا۔ پہلے ہی سے ترتیب دیئے گئے برکاتِ اسلام کے ابواب کو علیحدہ علیحدہ رسالوں کی صورت میں شائع کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ ان میں سے ایک باب ''برکاتِ وضو'' کے نام سے آپ کی خدمت میں حاضر ہے۔ جس میں طہارت، وضو، غسل، تیمم، موزوں پر مسح اور دیگر مسائل کا بیان کیا گیا ہے۔

اس رسالہ کی اشاعت میں جناب چوہدری امین ایڈووکیٹ صاحب، علی شبیب اسحاق صاحب اور جناب محمد عثمان قادری صاحب کا خصوصی تعاون حاصل رہا جس پر میں ان کا اور دیگر معاونین کا شکریہ ادا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ انہیں ہمیشہ سلامت رکھے۔

۱۹/ دسمبر ۲۰۱۴ء — محمد رفیق قادری رندھاوا

طہارت

اسلام میں طہارت اور پاکیزگی کی بڑی اہمیت ہے۔ اسلامی تعلیمات نے طہارت اور نفاست کا اس وقت درس دیا جب دنیا طہارت اور صفائی کے فوائد سے بالکل نا آشنا تھی۔ آج کا سائنسی اعتبار سے زبردست ترقی یافتہ دور اور جدید طبی اصول بھی اسلام کے پیش کردہ خوبصورت نظام طہارت سے زیادہ کچھ بھی پیش کرنے سے قاصر نظر آتے ہیں۔ پاکیزگی سے مراد انسانی جسم، لباس، مکان اور ماحول کی پاکیزگی ہے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اسلام انسان کو باطنی طور پہ بھی صاف ستھرا اور پاکیزہ دیکھنا چاہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض عبادات کی ادائیگی کے لیے طہارت کو لازمی شرط کے طور پہ مسلمانوں پہ لاگو کیا گیا۔

بعض اعمال ایسے ہیں جنکی ادائیگی سے اللہ تبارک و تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے اللہ تعالیٰ انہیں محبوب رکھتا ہے ان اعمال میں سے ایک طہارت بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیۡنَ وَیُحِبُّ الۡمُتَطَہِّرِیۡنَ ﴿۲۲۲﴾

(بقرہ:۲۲۲)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ بہت توبہ کرنے والوں کو پسند کرتا ہے

اور بہت پاکیزگی اختیار کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

دوسرے مقام پہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ۭ (مائدہ:٦)

ترجمہ: اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو اچھی طرح پاکیزگی حاصل کرو۔

ایک اور مقام پہ باطہارت رہنے اور صفائی پسند کرنے والے مسلمانوں کی مدح بیان فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ یوں ارشاد فرماتا ہے:

فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴿١٠٨﴾ (توبہ:١٠٨)

ترجمہ: اس (مسجد) میں ایسے لوگ ہیں جو خوب پاک ہونے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ خوب پاک ہونے والوں کو پسند کرتا ہے۔

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم رؤف الرحیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ۔ (مسلم، مشکوٰۃ)

ترجمہ: طہارت نصف ایمان ہے۔

ایک اور حدیث میں حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بُنِيَ الدِّيْنُ عَلَى النَّظَافَةِ۔

ترجمہ: دین کی بنیاد طہارت پر ہے۔

یعنی بدن و روح، قلب و قالب کو ظاہری گندگیوں اور باطنی آلائشوں سے پاک و صاف کرنا اسلام کا بنیادی مسئلہ ہے اور ایک مومن مسلمان کا پاک و صاف رہنا اللہ تبارک و تعالیٰ کو بھی محبوب ہے اور اس کے پیارے رسول ﷺ کی تعلیمات کا بھی حصہ ہے۔

طہارت کے مراتب اور درجات

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ احیاء العلوم میں تحریر فرماتے ہیں:
طہارت کے چار مراتب ہیں:

پہلا مرتبہ

ظاہر بدن کو ظاہری نجاست اور باطنی نجاست سے پاک کرنا، یہ عام مسلمانوں کی طہارت ہے۔

دوسرا مرتبہ

ظاہری اعضاء کو جرائم اور معاصی (مثلاً شراب نوشی، زنا کاری، چوری اور ڈاکہ وغیرہ) سے پاک کرنا، یہ خاص مسلمانوں کی طہارت ہے۔

تیسرا مرتبہ

دل کو اخلاق مذمومہ (مثلاً بخل، تکبر، ریاکاری، تصنع، ناشکری، اترانے، کینہ اور بغض وغیرہ) اور خصال رزیلہ مبغوضہ (مثلاً گناہوں سے محبت) سے پاک کرنا، یہ عباد صالحین میں سے خواص مومنین کی طہارت

ہے۔

چوتھا مرتبہ

باطن قلب کو ماسوی اللہ سے پاک کرنا بایں طور کہ دل میں غیر اللہ کا خیال تک نہ آئے، یہ انبیاء کرام اور صدیقین کی طہارت ہے۔

طہارت کا پہلا مرتبہ نیک مسلمانوں کا ہے اور یہ ولایت کا پہلا درجہ ہے۔

دوسرا مرتبہ مومنین صالحین کا ہے، یہ ولایت کا دوسرا درجہ ہے، طہارت کا تیسرا مرتبہ شہداء کا درجہ ہے اور طہارت کا چوتھا مرتبہ انبیاء علیہم السلام اور صادقین کا درجہ ہے اور ہر مرتبہ کی طہارت اس درجہ کا نصف عمل ہے، کیونکہ باطن قلب کی طہارت سے مقصود یہ ہے کہ اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی جلال ذات اور اس کی عظمت اور کبریائی منکشف ہو جائے اور اس کے قلب کے باطن میں اللہ تعالیٰ کی معرفت اس وقت تک حلول نہیں کر سکتی جب تک کہ وہ ماسوی اللہ سے گذر نہ جائے۔ اسی لئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا ہے:

قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿۹۱﴾

(انعام:۹۱)

ترجمہ: آپ کہیے اللہ تعالیٰ (نے ہی کتاب کو نازل کیا ہے) پھر ان کو ان کی کج بحثی میں کھیلنے کے لیے چھوڑ دیجئے۔

کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ اور اس کا غیر دونوں ایک قلب میں جمع نہیں ہوتے۔

مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ

(احزاب:۴)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے ایک آدمی کے لیے اس کے سینے میں دو دل نہیں بنائے۔

اور دل کو اخلاق مذمومہ سے پاک کرنے کی غرض یہ ہے کہ وہ اپنے دل میں اخلاق رزیلہ سے پاک نہ کرے اس کے دل میں اخلاق محمودہ اور عقائد مشروعہ کا حلول نہیں ہو سکتا۔ تو جب تک انسان اپنے قلب کو عقائد فاسدہ سے پاک نہ کرے اس کے دل میں عقائد صحیحہ کا حصول نہیں ہو سکتا، اسی لئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ طہارت نصف ایمان ہے۔ اسی طرح جب تک ظاہری اعضاء کو معاصی اور جرائم سے پاک نہیں کرے گا اس کے اعضاء عبادات سے متصف نہیں ہوں گے، اسی لئے ظاہری اعضاء کو معاصی سے پاک کرنا بھی نصف ایمان ہے، سو یہ ایمان کے مراتب اور مقامات ہیں اور ہر مرتبہ کے متعدد درجات ہیں اور جب تک انسان نچلے درجہ کو حاصل نہ کر لے اس سے اوپر والے درجہ میں نہیں پہنچ سکتا، جب تک ظاہری اعضاء کو گناہوں سے پاک نہ کرے دل کی پاکیزگی حاصل نہیں کر سکتا، اور جب تک دل کی پاکیزگی حاصل نہ کر لے باطن قلب کی پاکیزگی حاصل نہیں کر سکتا۔

(احیاء العلوم بحوالہ شرح صحیح مسلم جلد ا، صفحہ ۸۵۸)

اقسام طہارت

طہارت کی دو قسمیں ہیں ایک طہارت صغریٰ اور دوسری طہارت کبریٰ۔ طہارت صغریٰ وضو کو کہتے ہیں اور طہارت کبریٰ غسل کو کہتے ہیں۔ جن چیزوں سے صرف وضو کرنا فرض ہوتا ہے ان کو حدثِ اصغر کہتے ہیں اور جن سے غسل کرنا فرض ہوتا ہے ان کو حدثِ اکبر کہتے ہیں۔ وضو اور غسل کے آداب و مسائل سے قبل بہت مناسب ہے کہ استنجاء کے متعلق ضروری مسائل کو بیان کر دیا جائے۔

استنجاء کے مسائل و احکام

پاکیزگی کے لیے استنجاء کرنا ضروری ہے چنانچہ حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ۝ (توبہ:۱۰۸)

ترجمہ: مسجد قباء میں ایسے لوگ ہیں جو پاکیزگی کو پسند کرتے ہیں اور اللہ تبارک و تعالیٰ خوب پاکی حاصل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

تو رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اے جماعت انصار! اللہ تعالیٰ نے پاکی کے معاملہ

میں تمہاری تعریف کی ہے تمہاری پاکی کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: ہم نماز کے لیے وضو کرتے ہیں اور جنابت سے غسل کرتے ہیں۔

وَ نَسْتَنْجِيْ بِالْمَاءِ قَالَ فَهُوَ ذَاكَ فَعَلَيْكُمُوْهُ

ترجمہ: اور پانی سے استنجا کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں وہ یہی ہے۔ اس کو لازم پکڑو۔" (ابن ماجہ)

حضور اکرم ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ آپ پانی سے استنجاء فرماتے۔

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
نبی کریم ﷺ جب پاخانہ کے لیے جاتے تو میں آپ کے لیے پیالہ یا چمڑے کی چھاگل میں پانی لاتا آپ اس سے استنجا فرماتے پھر ہاتھ کو زمین پر رگڑتے پھر میں دوسرا پانی لاتا اور آپ وضو فرماتے۔

(ابوداؤد، نسائی)

استنجاء کا طریقہ

پاخانے اور پیشاب کے بعد استنجا کرنا بہت ضروری ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ مٹی یا کسی ٹھوس چیز کے تین ڈھیلے لیں اور ان سے پیشاب اور پاخانے والی جگہ کو خشک کریں، اس کے بعد پانی سے دھوئیں، پانی سے استنجا کرنا سنت ہے اور اگر نجاست اصل مقام سے نکلنے کے بعد تجاوز کر گئی

یعنی پھیل گئی ہو تو پھر پانی سے استنجاء کرنا فرض ہے۔ پہلے پیشاب والی جگہ دھوئیں پھر پاخانہ والی جگہ پانی سے اچھی طرح صاف کریں۔ استنجاء ہمیشہ بائیں ہاتھ سے کریں بلا عذر دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنا اور شرمگاہ کو چھونا سخت مکروہ ہے۔ استنجاء کرنے کے بعد ہاتھ کو پاک زمین پر مل کر اچھی طرح صاف کرنا چاہیے یا صابن کے ساتھ دھونا چاہیے۔

ہڈی، کوئلہ، گوبر، کاغذ چاہے اس پر کچھ لکھا ہو یا نہ لکھا ہو، جانوروں کے چارے اور باحرمت چیزوں سے استنجا کرنا سخت سخت منع اور مکروہ تحریمی ہے۔

بیت الخلاء جاتے وقت کی دعا

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ جب بھی بیت الخلاء میں تشریف لے جاتے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَ الْخَبَائِثِ۔

(بخاری، مسلم)

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ناپاک جنوں اور جنیوں سے۔

بیت الخلاء میں جانے کے لیے پہلے یہ دعا پڑھیں اور پھر بایاں پاؤں اندر رکھیں۔

بیت الخلاء سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھیں

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر آتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَ عَافَانِیْ

(ابن ماجہ)

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھ سے اذیت کو دور کیا اور مجھے عافیت دی۔

بیت الخلاء سے باہر نکلتے ہوئے پہلے دایاں پاؤں باہر نکالیں پھر بایاں پاؤں، نکل کر یہ دعا پڑھیں جو اوپر درج ہو چکی ہے۔

کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی ممانعت

حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے مجھے کھڑے ہو کر پیشاب کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا اے عمر! کھڑے ہو کر پیشاب نہ کیا کرو۔ اس کے بعد میں نے کھڑے ہو کر کبھی پیشاب نہیں کیا۔

(ترمذی، ابن ماجہ)

حضرت سیدہ ام المؤمنین عائشۃ الصدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جو شخص تمہیں یہ کہے کہ نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے تو تم اس کی تصدیق نہ کرو کیونکہ حضور ﷺ ہمیشہ بیٹھ کر پیشاب فرمایا کرتے تھے۔ (ترمذی، نسائی)

اہم مسئلہ

حضور نبی کریم ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ ہمیشہ بیٹھ کر ہی پیشاب فرمایا کرتے تھے البتہ ایک مرتبہ عذر کی بناء پر کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا۔ آپ کے گھٹنے میں تکلیف تھی زمین ناہموار تھی جس کے باعث بیٹھ کر پیشاب کرنے میں جسم آلودہ ہونے کا اندیشہ تھا اس کے علاوہ اور کئی اسباب تھے شائد اہم ترین اس میں سے یہ ہو کہ اگر سخت ترین مجبوری ہو اور آدمی بیٹھ کر پیشاب کرنے سے قاصر ہو تو ان کے لیے جواز فراہم کرنے کے لیے آپ نے ایسا فرمایا ہو۔ تو ثابت ہوا کہ بلا عذر شرعی کھڑے ہو کر پیشاب کرنا سخت ترین حرام ہے اس سے حضور ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ اپنی سہولت کے لیے من گھڑت تاویلیں کر لینا درست نہیں ہے اس سے بچنا چاہیے۔

کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کے نقصانات

کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کے بہت سے نقصانات ہیں حضور ﷺ نے فرمایا:

"یہ جفا اور بے ادبی ہے کہ آدمی کھڑا ہو کر پیشاب کرے۔"

مفتی محمد خلیل خاں برکاتی ہماری نماز میں فرماتے ہیں کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے میں چار حرج ہیں:

اول: بدن اور کپڑوں پر چھینٹیں پڑنا، جسم و لباس بلا ضرورت شرعیہ

ناپاک کرنا اور یہ حرام ہے۔

دوم: ان چھینٹوں کے باعث عذاب قبر کا استحقاق اپنے سر لینا۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ پیشاب کی چھینٹوں سے بہت بچو کہ اکثر عذاب قبر اسی سے ہوتا ہے۔

سوم: رہ گذر پر ہو یا جہاں لوگ موجود ہوں تو باعث بے پردگی ہو گا۔ بیٹھنے میں رانوں، زانوؤں کی آڑ ہو جاتی ہے اور وہ کھڑے ہونے میں بالکل بے ستری اور باعث لعنت الٰہی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

چہارم: یہ نصاریٰ سے تشبیہ اور ان کی سنتِ مذمومہ میں ان کا اتباع ہے۔ آج کل جن کو یہاں یہ شوق جاگا ہے اس کی یہی علت ہے اور یہ موجب عذاب وعقوبت۔ (ہماری نماز)

خلاصہ یہ ہے کہ ایک مومن مسلمان کو بہر صورت کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔

قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنے کی ممانعت

میرے ذاتی مشاہدہ میں یہ بات ہے کہ بہت سے لوگ قبلہ کی طرف منہ تو نہیں کرتے البتہ پیٹھ کر لیتے ہیں اور اسے جائز بھی جانتے ہیں۔ شہر لاہور میں کئی احباب کے ہاں بیت الخلاء جانے کا اتفاق ہوا تو دیکھا کہ فلش کا رخ شرقاً اور غرباً ہے۔ جس سے بیٹھنے والے کا منہ مشرق کی طرف پیٹھ مغرب یعنی قبلہ کی طرف ہوتی ہے۔ جب انہیں آگاہ کیا جاتا ہے کہ قبلہ

کی طرف پیٹھ کرنا بھی جائز نہیں تو عجیب قسم کی دلیلیں سننے کو ملتی ہیں جن کا شریعت کے مسائل سے کوئی تعلق نہیں ہوتا لہٰذا ضروری ہے کہ اس کو بھی حدیث رسول ﷺ کی روشنی میں واضح کیا جائے تاکہ قولِ رسول ﷺ کے بعد کسی اور عقلی دلیل کی ضرورت نہ پڑے۔

بخاری، مسلم اور دیگر کتب احادیث اور فقہ میں ہے:

حضرت سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَیْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوْا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا۔ (بخاری، مسلم)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم پاخانہ یا پیشاب کے لیے بیت الخلاء جاؤ تو نہ قبلہ کی طرف منہ کرو اور نہ پیٹھ کرو۔

اوپر بیان میں، میں نے شہر لاہور کا ذکر کیا ہے یقیناً دیگر کئی مقامات پہ بہت سے ایسے لوگ ہوں گے جو قبلہ کی طرف پیٹھ کرنے کے جواز کے قائل ہوں گے ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنے سارے عقلی دلائل ایک طرف رکھتے ہوئے فرمانِ رسول ﷺ پہ عمل کریں۔ یہاں تک کہ کسی بچے کو بھی پیشاب یا پاخانہ پھرانے کے لیے اس کا منہ یا پیٹھ قبلہ کی طرف نہیں کرنی چاہیے اگر کوئی ایسا کرے گا تو پھرانے والا گنہگار ہوگا۔ (بہارِ شریعت)

استنجاء کے متعلق دیگر ضروری آداب و مسائل

رفع حاجت کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت پہلے بایاں پاؤں رکھیں اور نکلتے وقت پہلے دایاں پاؤں نکالیں اور دعائیں بیت الخلاء کے باہر ہی پڑھیں۔

قبلہ کی طرف نہ منہ کریں اور نہ پیٹھ کریں۔ بلا ضرورت تمام کپڑے اتار کر پاخانہ نہ کیا جائے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ پیشاب پاخانہ کا ارادہ فرماتے تو جب تک جھک کر زمین کے قریب نہ پہنچ جاتے تو کپڑا نہ اُٹھاتے۔ (ترمذی)

مسجد اور عیدگاہ کے آس پاس، چوپایوں کے درمیان، جاری یا کھڑے پانی میں، پھل دار اور سایہ دار درخت کے نیچے اور راستوں میں پاخانہ، پیشاب کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ اسی طرح پاخانہ اور پیشاب کرتے ہوئے باتیں کرنا، دیر تک بیٹھے رہنا، بلاضرورت شرمگاہ کو دیکھنا، آسمان کی طرف سر اٹھا کر دیکھنا، تھوکنا، ناک جھاڑنا، ہوا کی طرف پیشاب کرنا اور نیچی جگہ سے اوپر کو پیشاب کرنا یہ سب باتیں مکروہ اور بری ہیں۔ پیشاب اور پاخانہ کرتے وقت سورج اور چاند کی طرف بھی منہ کرنے کی ممانعت ہے۔ وضو اور غسل کی جگہ پیشاب نہیں کرنا چاہیے۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم میں سے ہرگز کوئی آدمی غسل خانہ میں پیشاب نہ کرے اور پھر وہ اس میں نہانے لگے یا وضو کرے بلاشبہ دلوں میں برے خیالات اور وسوسے زیادہ تر ایسا کرنے سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔" (ابوداؤد)

اہم مسئلہ

بعض لوگوں نے انگوٹھی پہنی ہوتی ہے اور اس پر مقدس نام تحریر ہوتے ہیں اور بعض حضرات نے چاندی یا اور کسی دھات کا تعویذ گلے میں لٹکایا ہوتا ہے جس پر قرآن کریم کی سورتیں یا دیگر مقدس اسماء کنندہ ہوتے ہیں ان سب کا حکم یہ ہے کہ بیت الخلاء جاتے وقت انہیں اتار دیا جائے۔ چنانچہ حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

حضور نبی اکرم ﷺ جب بیت الخلاء جاتے تو اپنی انگوٹھی باہر اتار جایا کرتے تھے کیونکہ آپ کی انگوٹھی پر "محمد رسول اللہ" ﷺ لکھا ہوا تھا۔
(ابوداؤد، نسائی)

لہٰذا ایسی انگوٹھی جس پر قرآنی آیات یا کوئی دعا وغیرہ یا اللہ و رسول ﷺ کا کوئی نام لکھا ہوا ہو تو وہ بیت الخلاء جانے سے پہلے اتار دینی چاہیے۔

فضائل وضو

طہارت کے باب میں وضو کی بہت اہمیت ہے اور نماز کے اوّلین شرائط و ادائیگی کے لیے وضو بہت ضروری ہے کیونکہ وضو کے بغیر نماز جائز نہیں۔ لہٰذا ہم پہلے وضو کی اہمیت اور فضائل بیان کریں گے، اس کے بعد فرائض و مسائل کا بیان ہوگا۔

قیامت کے امتیازی نشان

ہم وضو کرتے ہیں تو ہمارے جسم کی ظاہری میل کچیل اور گرد و غبار دھل جاتی ہے اس سے ہمیں جسمانی، دنیاوی فائدہ ملتا ہے۔ مگر قیامت کے دن وضو کرنے والوں کی شان ہی نرالی ہوگی۔

چنانچہ حضرت سیدنا نعیم بن عبداللہ مجمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد کی چھت پر چڑھ گیا پس آپ نے وضو فرمایا پھر ارشاد فرمایا:

إِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ أُمَّتِي يَدْعُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلُوْنَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَّطِيْلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ۔ (بخاری)

ترجمہ: میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک میری امت کو قیامت کے دن اس حال میں بلایا جائے گا کہ اس کے تمام اعضاء آثار وضو سے چمک رہے ہوں گے تو جس شخص کو قدرت ہو کہ وہ اپنی چمک کو بڑھا سکے تو اسے ایسا کرنا چاہیے۔

حضور نبی کریم ﷺ کے ارشاد مبارک کے پیش نظر قیامت کے دن آپ کی امت کا ایک امتیازی نشان ہوگا اور وہ نشان اتنا نمایاں ہوگا کہ اس امت کو اس نشان سے پکارا جائے گا اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ کی امت کے اعضاء وضو سفید اور چمکدار ہوں گے۔ ان کے چہرے، بازو اور ان کے پاؤں وضو کی جگہ سے جگمگا رہے ہوں گے۔

وہ کیسا حسین منظر ہوگا کہ اولین و آخرین سب اپنی اپنی قبروں سے اٹھیں گے لیکن اس دن پیارے آقا ﷺ کی امت کی شان ہی نرالی ہوگی کہ ان کے اعضاء وضو پوری آب وتاب سے چمک رہے ہوں گے۔ فرمایا جا رہا ہے کہ اَب جس کا جی چاہے جتنا چاہے چمک میں مزید نکھار پیدا کرے۔

قیامت میں امتی کی پہچان

حضور نبی کریم ﷺ اپنے امتی کو قیامت کے دن آثار وضو سے چمکنے والے اعضاء سے پہچانیں گے اور حوض کوثر پر استقبال فرمائیں گے۔

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

رسول اللہ ﷺ قبرستان تشریف لے گئے اور فرمایا:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَ اِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ۔

ترجمہ: السلام علیکم اے مومنو! ہم بھی انشاء اللہ تمہارے پاس آنے والے ہیں۔

میری خواہش ہے کہ ہم اپنے (دینی) بھائیوں کو دیکھیں۔ صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم آپ کے (دینی) بھائی نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میرے صحابہ ہو اور ہمارے (دینی) بھائی وہ لوگ ہیں جو ابھی تک پیدا نہیں ہوئے۔ صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ! ﷺ آپ اپنی امت کے ان لوگوں کو کیسے پہچان لیں گے جو ابھی تک پیدا نہیں ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بتلاؤ کہ کسی شخص کے ایسے گھوڑے جو سفید چہرے اور سفید ٹانگوں والے (پنج کلیان) ہوں، سیاہ گھوڑوں میں مل جائیں تو کیا وہ اپنے گھوڑوں کو ان میں سے شناخت نہیں کرے گا؟ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: کیوں نہیں! یا رسول اللہ! ﷺ۔

قَالَ فَاِنَّهُمْ يَاْتُوْنَ غُرًّا مُّحَجَّلِيْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَاَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ۔

آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت جس وقت میرے حوض پر

آئے گی تو ان کے چہرے اور ہاتھ پاؤں آثارِ وضو سے سفید اور چمکدار ہوں گے اور میں ان کے استقبال کے لیے پہلے سے حوض پر موجود ہوں گا اور سنو! بعض لوگ میرے حوض سے اس طرح دور ہوں گے جس طرح بھٹکا ہوا اونٹ دور کر دیا جاتا ہے میں انہیں آواز دوں گا ''ادھر آؤ'' پھر کہا جائے گا ''انہوں نے آپ کے وصال کے بعد اپنا دین بدل لیا تھا۔'' پھر میں کہوں گا: ''دور ہو جاؤ، دور ہو جاؤ۔'' (مسلم)

ایک اور روایت میں ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں عرض کیا یا نبی اللہ ﷺ! قیامت کے دن آپ ہم کو پہچان لیں گے؟

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں کیونکہ تمہاری ایک ایسی نشانی ہوگی جو کسی امت میں نہیں ہوگی تم جس وقت میرے حوض پر آؤ گے تو تمہارا چہرہ اور ہاتھ پیر آثار وضو کی وجہ سے سفید اور چمکدار ہوں گے۔ (مسلم)

وضو کے باعث مومن کے لیے زیورات

جب حضور سرور کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے روز آثارِ وضو سے انسانی اعضاء سفید اور چمکتے ہوں گے جس سے ہو سکے وہ چمک زیادہ کرے۔ کئی صحابہ کرام کا یہ عمل مبارک تھا کہ وہ وضو میں زائد حصہ دھویا کرتے تھے۔ حضرت ابو حازم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نماز پڑھنے کے لیے وضو فرما رہے

تھے اور میں ان کے پیچھے کھڑا تھا۔ وہ اپنا ہاتھ دھونے کے لیے بڑھاتے یہاں تک کہ ہاتھوں کو بغلوں تک دھوڈالتے میں نے کہا: اے ابوہریرہ! یہ آپ کس طرح وضو کر رہے ہیں؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عجمی کے بچے! اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم یہاں کھڑے ہو تو میں اس قسم کا وضو نہ کرتا، میں نے اپنے خلیل ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: مومن کے اعضاء میں (قیامت کے دن) وہاں تک زیور پہنایا جائے گا جہاں تک اس کے وضو کا پانی پہنچے گا۔

وضو کی برکت سے تمام گناہ معاف

وضو کی برکات میں سے ایک بڑی ہی اہم برکت اور سعادت یہ ہے کہ وضو کرنے والے کے گناہوں کی بخشش کا اعلان کر دیا جاتا ہے اور گناہوں سے پاک کر دیا جاتا ہے۔

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب کوئی مومن وضو کرتا ہے تو جس وقت چہرہ دھوتا ہے تو جیسے ہی چہرہ سے پانی گرتا ہے یا پانی کا آخری قطرہ گرتا ہے اس کے وہ گناہ جھڑ جاتے ہیں جو اس نے اپنی آنکھوں سے کئے تھے اور جب وہ ہاتھ دھوتا ہے تو جیسے ہی ہاتھوں سے لگ کر پانی کے قطرے گرتے ہیں اس کے وہ گناہ جھڑ جاتے ہیں جو اس نے ہاتھوں سے کئے تھے، اور جب وہ اپنے

پیروں کو دھوتا ہے تو جیسے ہی اس کے پیروں سے پانی گرتا ہے اس کے وہ تمام گناہ جھڑ جاتے ہیں جو اس نے پیروں سے کئے تھے۔ یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ (مسلم)

حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بھی مرد مومن نماز ادا کرنے کے ارادہ سے وضو کرنے لگا جب وہ ہاتھ دھوئے گا تو پانی کے پہلے قطرے کے ساتھ ہاتھ کے تمام گناہ اتر جائیں گے جب وہ کلی کرے گا اور ناک میں پانی ڈال کر اسے صاف کرے گا تو پانی کے پہلے قطرے کے ساتھ اس کی زبان اور اس کے ہونٹوں سے تمام گناہ اتر جائیں گے، جب وہ چہرہ دھوئے گا تو پانی کے پہلے قطرے کے ساتھ اس کی سمع و بصر سے تمام گناہ اتر جائیں گے۔ جب وہ اپنے بازو کہنیوں سمیت دھوئے گا اور اپنے پاؤں ٹخنوں سمیت دھوئے گا تو وہ اپنے تمام گناہوں اور ہر غلطی سے نجات پا کر جس دن وہ پیدا ہوا تھا اس دن کی طرح سلامتی سے سرفراز ہوگا۔ جب وہ نماز ادا کرنے کے لیے کھڑا ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اس کا درجہ بلند فرمائے گا اور اگر وہ بیٹھا تو گناہوں سے محفوظ بیٹھے گا۔ (مسند احمد)

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے وضو کیا جیسے اس کا علم دیا گیا اور نماز ادا کی جیسے اس کا حکم دیا گیا تو اس کے گذشتہ تمام اعمال کی مغفرت کر دی جائے گی۔ (سنن ابن ماجہ)

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ وضو کرنا وہ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ عمل ہے جس سے گناہوں کی بخشش ہو جاتی ہے لیکن یہ بات یاد رکھیں محدثین فرماتے ہیں کہ اس سے صغیرہ گناہ مراد ہیں کبیرہ گناہ مراد نہیں، جیسا کہ ایک اور حدیث میں یہ قید ہے کہ ”جب تک وہ کبیرہ گناہ کا مرتکب نہ ہو“ کیونکہ کبیرہ گناہوں سے آدمی خالص توبہ و استغفار کے بغیر پاک نہیں ہوتا البتہ وضو سے کبیرہ گناہ دھلتے اور ہلکے ہو جاتے ہیں۔

سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کا کشف

عارف باللہ امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ اکابر علماء شافعیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے سردار علی خواص رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آدمی کو کشف حاصل ہو تو لوگوں کے وضو اور غسل کے پانی کو نہایت ہی بدبودار پائے اور کبھی بھی اس کا دل نہ چاہے گا کہ اُس سے طہارت کرے۔ جیسے تھوڑے پانی میں کتا یا بلی مر جائے تو انسان کا دل ہرگز اس سے طہارت کرنے کو نہ چاہے۔

امام شعرانی فرماتے ہیں کہ اس پر میں نے ان سے عرض کی کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف جو ماء مستعمل کو نجس مانتے ہیں کشف والے تھے فرمایا: ہاں دونوں اعظم اہل کشف سے تھے۔ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ جب کسی کا آب وضو دیکھتے تو بعینہٖ ان گناہوں کو پہچان لیتے جو دھل کر پانی میں گرتے اور جدا جدا جان لیتے کہ

دھوون گناہ کبیرہ کا ہے یا گناہ صغیرہ کا۔ یہ مکروہ کا ہے اور یہ خلاف اولیٰ کا۔ بلا تفاوت اسی طرح جس طرح کوئی اجسام کا مشاہدہ کرتا ہے اور فرمایا کہ ہم کو روایت پہنچی کہ وہ جامع مسجد کوفہ کے حوض پر تشریف لے گئے۔ ایک جوان وضو کر رہا تھا۔ اس کا پانی جو ٹپکا امام نے اس پر نظر فرمائی اور جوان سے فرمایا کہ اے میرے بیٹے! ماں باپ کو ایذا دینے سے توبہ کر۔ اس نے فوراً عرض کی۔ میں اللہ عزوجل کی طرف توبہ کرتا ہوں۔

ایک اور شخص کو وضو کرتے ہوئے دیکھ کر فرمایا۔ اے بھائی بدکاری سے توبہ کر۔ اس نے کہا کہ میں نے توبہ کی۔

ایک اور شخص کا غسالہ (دھوون) دیکھ کر فرمایا۔ شراب پینے اور مزامیر (تاشے باجے) سننے سے توبہ کر، اس نے کہا میں تائب ہوا۔

(فتاویٰ رضویہ بحوالہ ہماری نماز)

اس سے ثابت ہوا کہ وضو کرنے کی برکت سے کبیرہ گناہ بھی دھلتے ہیں اور احساس گناہ دل میں پیدا ہوتا ہے جس کی وجہ سے توبہ کی توفیق بھی مل جاتی ہے۔

بلندیٔ درجات

وضو کرنے سے انسان جہاں پاک وصاف ہوتا ہے وہاں اس کے درجات بھی بلند کئے جاتے ہیں اور اس کے نامۂ اعمال میں نیکیاں بھی درج کی جاتی ہیں۔ چنانچہ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کیا میں تم کو وہ باتیں نہ بتادوں جن کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ غلطیوں کو مٹا دیتا ہے اور درجات کو بلند کرتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا بے شک یارسول اللہ ﷺ! آپ نے ارشاد فرمایا: مشکل کے وقت وضو کا پورا کرنا اور مسجد کی طرف کثرت سے قدم اٹھانا اور ایک نماز کے بعد دوسری کا انتظار کرنا۔ یہ تمہارے لیے دشمن سے حفاظت کا مورچہ ہے۔ (مسلم)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے وضو کے باوجود وضو کیا اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ (ترمذی)

علامت مومن

حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام نے مومن کی علامات میں سے ایک علامت ہمیشہ باوضو رہنا فرمائی ہے اس موضوع پہ بہت سی احادیث ملتی ہیں جنہیں محدثین نے اپنی کتب احادیث میں درج فرمایا ہے ان میں سے ایک حدیث پاک یہ ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

دین پر استقامت اختیار کرو اور مجھے معلوم ہے کہ تم اس کا حق ادا نہیں کر سکو گے لیکن سن لو! تمہارے اعمال میں سب سے افضل نماز ہے۔

وَلَا یُحَافِظُ عَلَی الْوُضُوْءِ اِلَّا مُؤْمِنٌ۔

ترجمہ: اور وضو پر صرف مومن ہی محافظت وہمیشگی کرتا ہے۔
(صحیح سنن ابن ماجہ)

وضو پر محافظت کے دو مفہوم بیان کئے گئے ہیں۔

۱- وضو کو پورے حقوق سے ادا کرنا یعنی وضو کرتے وقت فرائض کا خاص خیال رکھنا۔ وضو کی سنتوں کو بھی نظر انداز نہ کرنا اور اس کے آداب پر بھی نگاہ رکھنا۔ گویا جو آدمی سنت مصطفیٰ ﷺ کے جذبے سے سرشار ہو کر وضو ادا کرتا ہے وہ نبی کریم ﷺ کی زبان مبارک سے مومن ہے اور جسے نبی کریم ﷺ ایمان والا کہہ دیں اسے اور کیا چاہیے۔

۲- وضو پر دوسرا مفہوم یہ ہے کہ ہمیشہ باوضو رہا جائے انسان جب بھی بے وضو ہو فوراً تازہ وضو کرلے کوشش کرے کہ کوئی بھی لمحہ بے وضو نہ گذرے۔ جو بندہ مومن ہمیشہ باوضو رہتا ہے وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی رحمتوں میں گھرا ہوا ہے اور جس کے ہر جانب اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں وہ کس قدر عظمتوں کا حامل ہوگا۔

باوضو سونے کی برکت

باوضو سونے کا اجر وثواب بھی بہت ہے اور اس سے روح کو بلندی نصیب ہوتی ہے۔ نیز یہ ایک عبادت بھی ہے۔

سنن دار قطنی میں حدیثِ مبارکہ ہے کہ

''باوضو سونے والا روزہ رکھ کر عبادت کرنے والے کی طرح ہے۔'' (سنن دار قطنی، جلد ۱، صفحہ ۱۵۸)

ایک اور حدیث میں رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''جب بندہ طہارت کی حالت میں سوتا ہے تو اس کی روح عرش تک پہنچ جاتی ہے اس کا خواب سچا ہوتا ہے اور اگر بغیر طہارت کے سوتا ہے تو اس کی روح وہاں تک نہیں پہنچتی۔'' (اسلامی تربیتی نصاب حصہ دوم صفحہ ۶۸۳)

باوضو مرنے والا شہید

حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

''بیٹا! اگر تم ہمیشہ باوضو رہنے کی استطاعت رکھو تو ایسا ہی کرو کیونکہ ملک الموت جس بندے کی روح حالتِ وضو میں قبض کرتا ہے اس کے لیے شہادت لکھ دی جاتی ہے۔'' (کنز العمال، جلد ۹)

اسی حدیث مبارکہ کے پیش نظر امامِ اہلسنت حضرت مولانا احمد رضا خاں قادری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''ہمیشہ باوضو رہنا مستحب ہے۔''

(فتاویٰ رضویہ، جلد ۱، صفحہ ۷۰۲)

رات کو اٹھ کر وضو کرنے کی برکت

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں اپنی زندگی کی شام تک رسول اللہ ﷺ کے بارے میں وہ بات نہیں کہہ سکتا جو آپ نے ارشاد نہ فرمائی ہو کیونکہ میں نے خود حضور ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔

جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنالے۔

میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔

میری امت کا کوئی بھی شخص رات کو اٹھے اپنے نفس کو وضو کی طرف لے جاتا ہے اسے وضو کی عادت ڈالتا ہے۔

تم پر گرہیں ہوتی ہیں:

جب وہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے ایک گرہ کھل جاتی ہے۔

جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے ایک گرہ کھل جاتی ہے۔

جب وہ سر کا مسح کرتا ہے ایک گرہ کھل جاتی ہے۔

اور جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے ایک گرہ کھل جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ وراء الحجاب میں فرشتوں سے فرماتا ہے۔

میرے اس بندے کو دیکھو اپنے نفس کو مجھ سے مانگنے کی عادت ڈال رہا ہے۔ میرے بندے نے جو کچھ مانگا وہ اس کا ہے میرے بندے نے جو کچھ مانگا وہ اس کا ہے۔ (صحیح ابن حبان)

اللہ اکبر! وضو کرنے کے کتنے فوائد ہیں ایک ایک عضو دھونے سے نحوست کی گرہیں کھلتی جاتی ہیں اور جب وضو مکمل ہوتا ہے تو وہ ان گرہوں سے مکمل آزاد ہو کر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں و کرم نوازی کے دریاؤں میں غوطہ زن ہو جاتا ہے۔ شیطان کے اثرات بد سے بچنے کے لیے کتنا عمدہ نسخہ ہے۔

ہمارے اسلاف ہمیشہ باوضو رہتے تھے اور آج بھی بزرگوں کا یہی طریقہ ہے جو ہمیشہ باضو رہتا ہے وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے جھرمٹ میں ہوتا ہے شیطان اور شیطانی وساوس کا ایسے عظیم اللہ کے بندوں کے ہاں کیا کام بلکہ وہ وضو کی برکت سے ہمیشہ فرشتوں کے جھرمٹ میں رہتے ہیں۔

وضو کی فضیلت واہمیت اور فوائد

وضو نماز کی چابی ہے جیسے کوئی بھی تالا بغیر چابی کے نہیں کھلتا اسی طرح نماز بھی بغیر وضو کے ادا نہیں کی جا سکتی۔ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ اپنی مسند میں سندِ حسن سے یہ فرمان رسول ﷺ نقل فرماتے ہیں:

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلٰوةُ وَمِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ۔ (مسند امام احمد)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول

اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت کی چابی نماز ہے اور نماز کی چابی وضو ہے۔

عارفین فرماتے ہیں کہ ہر وقت باوضو رہنا مستحب ہے شرح مفاتیح الجنان میں بستان العارفین امام فقیہ ابو اللیث سے ہے کہ ہم کو حدیث پہنچی کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا:

اے موسیٰ علیہ السلام! اگر بے وضو ہونے کی حالت میں تجھے کوئی مصیبت پہنچے تو خود اپنے آپ کو ملامت کرنا۔ اسی کتاب میں کتاب خالصة الحقائق سے ہے کہ بعض عارفین نے فرمایا کہ جو ہمیشہ باوضو رہے تو اللہ تعالیٰ اسے سات فضیلتوں سے مشرف فرماتا ہے۔

۱- ملائکہ اس کی صحبت میں رغبت کریں۔

۲- قلم اس کی نیکیاں لکھتا رہے۔

۳- اس کے اعضاء تسبیح کریں۔

۴- اُس سے تکبیر اُولیٰ فوت نہ ہو۔

۵- جب سوئے تو اللہ تعالیٰ کچھ فرشتے بھیجے کہ جن وانس کے شر سے اس کی حفاظت کریں۔

۶- سکراتِ موت اس پر آسان ہو۔

۷- جب تک باوضو ہو امان الٰہی میں رہے۔

(فتاویٰ رضویہ بحوالہ ہماری نماز)

خوف سے نجات کے لیے وضو

وضو کی برکات اور فوائد میں سے ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ آدمی وضو کرنے کی برکت سے بے خوف ہو جاتا ہے۔

حضرت فقیہ ابو اللیث اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت بیان فرماتے ہیں کہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے غلاف کعبہ کے لیے ایک صحابی رسول کو مصر بھیجا۔ اس صحابی نے ملک شام کے ایک علاقے میں پڑاؤ کیا، نزدیک ہی ایک راہب کا گرجا تھا اور وہ راہب کچھ زیادہ پڑھا لکھا نہ تھا لیکن اس صحابی قاصدِ عمر رضی اللہ عنہما نے چاہا کہ اس سے ملوں اور کچھ علم کی باتیں سنوں اور سناؤں۔ آپ نے دروازے پر دستک دی، لیکن کافی دیر تک دروازہ نہ کھولا گیا۔ جب دروازہ کھلا، آپ اندر تشریف لے گئے اور راہب سے کچھ سننے کے لے سوال کیا اور دروازے پر کھڑے رہنے کا بھی شکوہ کیا۔ راہب نے کہا: جب تم میری طرف چلے تھے، تو اسی وقت میں تمہیں سلطانی رُعب میں دیکھ کر ڈر گیا تھا اور تمہیں دروازے پر اس لئے روکے رکھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا تھا کہ تمہیں کسی سلطان کا خوف ہو تو وضو کرو اور اپنے اہل خانہ کو وضو کرنے کا کہو، اس لئے کہ جو شخص وضو کرتا ہے، وہ میری امان میں محفوظ رہتا ہے، اسی لئے میں نے آپ پر دروازہ کو بند رکھا یہاں تک میں نے اور میرے گھر

والوں نے وضو کیا اور پھر ہم نے نماز پڑھی اب ہم آپ سے بے خوف ہو گئے ہیں اور دروازہ آپ کے لیے کھول دیا۔

(تنبیہ الغافلین جلد ۱ صفحہ ۳۳۰، نزہۃ المجالس جلد ۱، صفحہ ۲۵۱)

اقسام وضو

وضو کی چار اقسام ہیں:

۱۔ فرض

۲۔ واجب

۳۔ سنت

۴۔ مستحب

ان تمام کی تفصیل بہار شریعت میں اس طرح ہے:

۱۔ اگر وضو نہ ہو تو نماز، سجدۂ تلاوت، نماز جنازہ اور قرآنِ عظیم چھونے کے لیے وضو کرنا فرض ہے۔

۲۔ طواف کے لیے وضو واجب ہے۔

۳۔ غسل جنابت سے پہلے اور جنبُ (جس پر نہانا فرض ہو) کو کھانے، پینے، سونے کے لیے اور اذان و اقامت، خطبہ جمعہ و عیدین، روضۂ مبارکہ رسول اللہ ﷺ کی زیارت، وقوف عرفہ اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کے لیے وضو کر لینا سنت ہے۔

۴۔ سونے کے لیے، سونے کے بعد، میت کے نہلانے یا اٹھانے کے

بعد، جماع سے پہلے، جب غصہ آجائے اس وقت، زبانی قرآن عظیم پڑھنے کے لیے، حدیث اور علم دین پڑھنے اور پڑھانے کے لیے، علاوہ جمعہ وعیدین باقی خطبوں کے لیے، کتب دینیہ چھونے کے لیے اور بعد ستر غلیظ چھونے، جھوٹ بولنے، گالی دینے، فحش لفظ نکالنے، کافر سے (اگرچہ کلمہ پڑھتا ہو) بدن چھو جانے، صلیب یا بُت چھونے، کوڑھی یا سفید داغ والے سے مَس کرنے، بغل کھجانے سے جبکہ اس میں بدبو ہو، غیبت کرنے، قہقہہ لگانے، لغو اشعار پڑھنے، اونٹ کا گوشت کھانے اور باوضو شخص کے نماز پڑھنے کے لیے ان سب صورتوں میں وضو مستحب ہے۔ (بہار شریعت)

فرائضِ وضو

وضو میں چار فرض ہیں:

۱۔ چہرے کا دھونا

۲۔ دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا

۳۔ سر کا مسح کرنا

۴۔ ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا

وضو میں ان سب اعضاء کا ایک ایک بار دھونا فرض ہے۔ وضو کے ان فرائض کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآنِ پاک میں اس طرح بیان فرمایا

ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِؕ

(المائدہ:٦)

ترجمہ: اے ایمان والو! جب (تمہارا) نماز کے لیے کھڑے (ہونے کا ارادہ) ہوتو (وضو کے لیے) اپنے چہروں کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولو اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں (بھی) ٹخنوں سمیت (دھولو۔)

(عرفان القرآن)

اس آیت مقدسہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے تین اعضاء کے دھونے اور سر کے مسح کا حکم ارشاد فرمایا۔ اس لئے یہ وضو کے چار فرض کہلائے۔ اگر دھونے والے اعضاء میں ایک ناخن اور بال برابر بھی کہیں کوئی جگہ خشک رہ جائے تو وضو نہ ہوگا اور اس ناقص وضو سے پڑھی جانے والی نماز بھی نہ ہوگی۔

نماز کے لیے وضو ضروری ہے

حضرت سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَیْرِ طُهُوْرٍ وَّ لَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُوْلٍ۔

ترجمہ: وضو کے بغیر نماز اور مال حرام سے خیرات قبول نہیں کی جاتی۔ (مسلم)

دوسری روایت میں ہے:

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ مَنْ اَحْدَثَ حَتّٰى یَتَوَضَّأَ

ترجمہ: بے وضو کی نماز اس وقت تک قبول نہیں کی جاتی جب تک وہ وضو نہ کرلے۔ (بخاری)

لہٰذا وضو کرتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیے کہ دھونے والے اعضاء میں ایک بال برابر بھی جگہ خشک نہ رہے لیکن عام دیکھا گیا ہے کہ بہت سے نمازی احباب اس کی کوئی خاص پرواہ نہیں کرتے اور وضو کی سنتیں اور مستحبات پورے کرنا تو کجا، وضو کے فرض بھی پورے نہیں کرتے لہٰذا وضو کے ان چار فرائض کی وضاحت پیش خدمت ہے۔

فرائض وضو کی تفصیل

چہرہ دھونا

وضو کا پہلا فرض چہرہ دھونا ہے۔ پیشانی میں سر کے بال اُگنے کی

جگہ سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان سے دوسرے کان تک کا حصہ چہرہ کہلاتا ہے۔ وضو کرتے وقت، کانوں کے قریب اور ٹھوڑی کے نیچے پانی پہنچانا چاہیے۔ کیوں کہ جلدی میں اور خاص کر سردیوں میں بے احتیاطی سے یہ جگہیں خشک رہ جاتی ہیں، لبوں کا وہ حصہ جو عموماً اور عادتاً لب بند کرنے کے بعد ظاہر رہتا ہے۔ اس کا دھونا فرض ہے۔ یوں ہی رخسار اور کان کے بیچ میں جو جگہ ہے جسے کنپٹی کہتے ہیں۔ اس کا دھونا بھی فرض ہے۔

۲-ہاتھوں کو دھونا

وضو میں دوسرا فرض کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کا دھونا ہے۔ بازو دھوتے وقت، بازوؤں پر پانی ڈال کر اچھی طرح ملنا چاہیے۔

صرف ایک بار ہاتھ پھیرنے سے کہنیاں خشک رہ جاتی ہیں، اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیے اور اگر کہنی آگے یا پیچھے سے کہیں خشک رہ گئی تو وضو ہرگز نہیں ہوگا ہر قسم کے جائز و ناجائز گہنے، چھلے، انگوٹھیاں، پہنچیاں، کنگن، چوڑیاں، ریشم کے لچھے وغیرہ اگر اتنے تنگ ہوں کہ نیچے پانی نہ بہے تو اتار کر دھونا فرض ہے اور اگر صرف ہلا کر دھونے سے پانی بہہ جاتا ہے تو حرکت دینا ضروری ہے اور اگر ڈھیلے ہوں کہ بے ہلائے بھی نیچے پانی بہہ جائے گا تو پھر ان کا اتارنا یا حرکت دینا ضروری نہیں۔ ہاتھوں کی آٹھوں گھائیں، انگلیوں کی کروٹیں، ناخنوں کے اندر جو جگہ خالی ہے۔ کلائی

کے بال جڑ سے نوک تک ان سب پر پانی بہہ جانا ضروری ہے اور اگر کچھ حصہ بھی باقی رہ گیا یا بالوں کی جڑوں پر پانی بہہ گیا مگر کسی ایک بال کی نوک پر نہ بہا تو وضو نہ ہوگا۔

۳-سر کا مسح کرنا

وضو کا تیسرا فرض سر کا مسح ہے۔ سر کے چوتھے حصے پر ہاتھ پھیرنا یعنی مسح کرنا فرض ہے اور سارے سر کا مسح کرنا سنت ہے۔ چوتھائی کی مقدار پیشانی کے برابر ہے۔ مسح کرنے کے لیے ہاتھ تر کر لینا چاہیے۔

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو فرماتے ہوئے دیکھا اس وقت آپ نے قطری عمامہ باندھا ہوا تھا تو آپ نے پگڑی کے نیچے ہاتھ داخل کیا اور سر کے اگلے حصے کا مسح کیا۔ (ابوداؤد)

یہ سر کا چوتھائی حصہ بنتا ہے۔ مسح شریعت میں تازہ پانی سے ہاتھ تر کر کے جسم کے کسی حصہ پر پھیرنے کو کہتے ہیں۔ اس لئے سر کا مسح کرنے کے لیے ہاتھ تازہ پانی سے تر کر لینے چاہئیں۔ ہاتھ پر جو پہلے تری ہوتی ہے اس سے مسح کرنا جائز نہیں۔

دوپٹہ پر مسح کرنے سے ہرگز نہیں ہوگا۔ جب مسح نہیں ہوگا تو وضو بھی نہیں ہوگا۔ البتہ دوپٹہ اتنا باریک ہو اور ہاتھ کی تری بھی اتنی زیادہ ہو کہ کپڑے سے پھوٹ کر چوتھائی سر یا بالوں کو تر کر دے تو مسح ہو جائے گا۔

۴- پاؤں دھونا

وضو کا چوتھا فرض، ٹخنوں سمیت دونوں پیروں کا دھونا ہے۔

پاؤں دھوتے وقت ٹخنوں اور ایڑھیوں کو اچھی طرح ملنا چاہیے ورنہ ایڑھیاں خشک رہ جائیں گی۔ لہٰذا پاؤں دھوتے وقت اس بات کا بہت ہی خیال رکھنا چاہیے۔ ذرا سی بے احتیاطی سے اگر کوئی جگہ ٹخنے اور ایڑھی کی خشک رہ گئی تو وضو نہیں ہوگا۔

اکثر لوگ اس کا خیال نہیں رکھتے اور اپنی محنت اور نمازیں خراب اور ضائع کر دیتے ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اس کے متعلق بڑی تاکید فرمائی ہے اور سخت وعید فرمائی ہے چنانچہ مسلم شریف میں اس کے متعلق کئی احادیث ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھائی عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تو کہا۔ اے عبدالرحمٰن! اچھی طرح مکمل وضو کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ وضو میں خشک رہ جانے والی ایڑیوں کے لیے جہنم کا عذاب ہوگا۔ (مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ سے مدینہ جا رہے تھے، ایک جگہ ہم کو پانی نظر آیا اور لوگوں نے عصر کے لئے جلدی جلدی وضو کرنا شروع کر دیا، جب ہم ان

کے پاس پہنچے تو ان کی ایڑیاں خشک تھیں اور ان کو پانی نے چھوا تک نہیں تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ.

ترجمہ: (خشک) ایڑیوں کے لیے عذاب کی ہلاکت ہے (لہٰذا) مکمل وضو کیا کرو۔ (مسلم)

عمدہ وضو

وضو انتہائی احتیاط اور توجہ سے کرنا چاہیے غفلت سے کئے گئے وضو میں کوئی حصہ خشک رہ جانے کا امکان رہتا ہے۔ معمولی سی جگہ بھی خشک رہ جانے سے وضو ہرگز نہیں ہوتا۔ چنانچہ حضرت سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے وضو کیا اور اپنے پاؤں میں ناخن جتنی جگہ چھوڑ دی حضور ﷺ نے اس کو دیکھا تو فرمایا:

اِرْجِعْ فَاَحْسِنْ وُضُوْءَكَ فَرَجَعَ ثُمَّ صَلّٰى

ترجمہ: لوٹ جاؤ! اچھی طرح وضو کرو۔ وہ واپس گیا (اور اس نے اچھی طرح وضو کیا۔) پھر نماز پڑھی۔ (مسلم)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پاک کے ضمن میں فرماتے ہیں:

اس حدیث پاک سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جن اعضاء کو وضو میں دھونا واجب ہے اگر ان میں سے معمولی حصہ بھی چھوڑ دیا تو اس کا وضو

نہیں ہوگا۔تمام ائمہ کرام اس پہ متفق ہیں۔(شرح صحیح مسلم)

ایک اور حدیث جو کہ سنن ابی داؤد میں ہے۔ملاحظہ فرمائیں۔

حضور ﷺ کے بعض صحابہ نے بیان فرمایا:

حضور ﷺ نے ایک آدمی کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو اس کے ظہر قدم میں درہم کے مطابق چمک تھی جسے وضو کرتے وقت پانی نہیں پہنچا تھا تو آقا کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حکم فرمایا کہ

وضو اور نماز (دونوں) کا اعادہ کرلے۔(چنانچہ اس نے دوبارہ وضو کیا اور نماز ادا کی۔)

ان احادیث سے خوب واضح ہوا کہ وضو کتنے اہتمام اور عمدگی سے کرنا چاہیے۔

اہم مسئلہ

وضو میں جن اعضاء کو دھویا جاتا ہے ان میں سے کسی بھی عضو کے دھونے کے معنی یہ ہیں کہ اس عضو کے ہر حصّے پر کم از کم دو بوند پانی بہہ جائے، بھیگ جانے یا تیل کی طرح پانی چپڑ لینے یا ایک آدھ بوند بہہ جانے کو دھونا نہیں کہیں گے۔ نہ اس سے وضو یا غسل ادا ہوگا۔ منہ، ہاتھ اور پاؤں کے ہر بال کی جڑ تک ذرے ذرے پر پانی بہنا فرض ہے کم از کم ہر بال سے دو قطرے بہہ جائیں۔فقط تر ہاتھ اعضاء پر پہنچنا کافی نہیں۔اس کا لحاظ بہت ضروری ہے اور بہت سے دوست واحباب اس طرف توجہ نہیں

کرتے خاص کر دیہاتوں میں جہاں لوٹے یا کسی اور برتن سے وضو کرتے ہیں اور وضو نہ ہونے کے باعث نمازیں بھی ضائع ہوتی ہیں۔

یاد رکھیے!

وضو میں جن اعضاء کا دھونا فرض ہے اگر ان میں سے کوئی عضو بال برابر بھی سوکھا رہ جائے تو وضو نہ ہوگا لہٰذا اعضاء مفروضہ کے دھونے میں مبالغہ کرنا چاہیے تاکہ بال برابر جگہ بھی خشک نہ رہے۔ وضو میں جتنی باتیں مسنون ہیں ان سنن کی غرض بھی یہی ہے کہ مفروضہ اعضاء کی تکمیل ہو۔

وضو کی سنتیں

وضو میں یہ چیزیں سنت ہیں:

۱- نیت کرنا۔ یعنی وضو پر ثواب پانے اور حکمِ الٰہی ادا کرنے کی نیت سے وضو کرنا۔ اگر نیت نہ کی وضو تو ہو جائے گا لیکن ثواب نہ ملے گا نیت دل کے ارادے کا نام ہے۔

۲- بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا۔

۳- پہلے دونوں ہاتھوں کو تین بار دھونا۔

۴- مسواک کرنا۔

۵- تین بار کلی کرنا۔

۶- تین بار ناک میں پانی ڈالنا۔

۷- داڑھی کا خلال کرنا۔

۸- سارے سر کا مسح کرنا۔

۹- کانوں کا مسح کرنا۔

۱۰- پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا۔

۱۱- ہر عضو تین بار دھونا۔

۱۲- ترتیب وار دھونا یعنی پہلے منہ دھونا پھر کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا، پھر مسح کرنا، پھر ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا۔

۱۳- پے در پے دھونا اس طرح کہ ایک عضو کے دھونے تک دوسرا عضو خشک نہ ہو جائے۔

۱۴- داہنی طرف سے شروع کرنا۔

وضو کا مسنون طریقہ

وضو کرنے والے کو چاہیے کہ وضو سے پہلے نیت کرے کیونکہ نیت کرنے سے ثواب بڑھ جاتا ہے۔ وضو کرتے وقت قبلہ رخ کسی اونچی جگہ بیٹھے تاکہ چھینٹیں نہ پڑیں اور وضو کا پانی پاک جگہ گرائیں۔ وضو کرنے سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لیں اور بعض روایات میں ہے کہ یہ پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى دِيْنِ الْاِسْلَامِؕ

کیونکہ جو وضو بسم اللہ سے شروع کیا جاتا ہے تمام بدن کو پاک کر

دیتا ہے اور جو وضو بغیر بسم اللہ کے کیا جاتا ہے اس میں جتنے بدن پر پانی گذرے گا اتنا ہی پاک ہوگا۔ پھر دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک تین بار دھوئیں اور اس کا خیال رکھیں کہ انگلیوں کی گھائیاں اور کروٹیں پانی بہنے سے نہ رہ جائیں۔ پھر تین مرتبہ مسواک کریں اور ہر مرتبہ مسواک کو دھوئیں اور اگر مسواک نہ ہو تو انگلی سے دانتوں کو خوب ملیں۔ پھر تین مرتبہ اس طرح کلی کریں کہ منہ کی تمام جڑوں اور دانتوں کی سب کھڑکیوں میں غرض ہر بار منہ کے اندر اور ہر پرزہ پر پانی بہہ جائے اور اگر روزہ نہ ہو تو غرارہ کریں، کلی یا غرارہ داہنے ہاتھ سے پانی لے کر کریں۔ پھر تین بار دائیں ہاتھ سے ناک میں پانی چڑھائیں اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کریں۔ اگر روزہ ہو تو جتنی دور نرم نرم گوشت ہے اس سے اوپر پانی نہ لے جائیں۔ پھر تین بار منہ دھوئیں پیشانی کے بالوں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک مکمل چہرہ دھل جائے اور سب جگہ پانی بہہ جائے اور دونوں اَبروؤں کے نیچے بھی پانی پہنچ جائے۔ کہیں کوئی حصہ خشک نہ رہ جائے۔ چہرہ دھوتے وقت داڑھی کا خلال کریں۔ داڑھی کے نیچے سے انگلیوں کو ڈال کر خلال کریں۔ پھر تین بار داہنا ہاتھ کہنی سمیت دھوئیں پھر بایاں ہاتھ کہنی سمیت دھوئیں اور ایک ہاتھ انگلیوں میں ڈال کر خلال کریں۔ عورت اگر انگوٹھی یا چوڑی جو کچھ بھی پہنے ہو اسے ہلا لے تاکہ کوئی جگہ خشک نہ رہ جائے۔ پھر پورے سر کا مسح کریں اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کا انگوٹھا اور کلمہ کی انگلی

چھوڑ کر ایک ہاتھ کی باقی تین انگلیوں کا سرا دوسرے ہاتھ کی تینوں انگلیوں کے سرے سے ملائیں اور پیشانی کے بال یا کھال پر رکھ کر گدی تک اس طرح کھینچتے ہوئے لے جائیں کہ ہتھیلیاں سر سے جدا رہیں، وہاں سے ہتھیلیوں سے مسح کرتے ہوئے گدی سے پیشانی تک واپس لائیں اور کلمہ کی انگلی کے پیٹ سے کانوں کے اندرونی حصے یعنی پیٹ کا اور انگوٹھوں کے پیٹ سے کانوں کی بیرونی سطح یعنی پشت کا اور انگلیوں کی پشت سے گردن کے پیچھے حصے کا مسح کریں گلے کا مسح نہ کریں یہ بدعت ہے۔ پھر داہنا پاؤں ٹخنے سمیت تین بار دھوئیں۔ پھر تین بار بایاں پاؤں ٹخنے سمیت دھوئیں اور بائیں ہاتھ کی چھنگلیاں سے پیر کی انگلیوں میں خلال کرے۔ داہنے پیر کی داہنی چھنگلیاں سے شروع کریں اور بائیں پیر کی چھنگلیاں پر ختم کریں۔ اگر کسی برتن سے وضو کیا جا رہا ہے اور اس میں کچھ پانی بچ جائے تو اس بچے ہوئے پانی کو کھڑے ہو کر تھوڑا سا پی لیں کیونکہ یہ امراض کے لیے شفا ہے اور حضور نبی کریم ﷺ کی سنت مبارکہ بھی ہے۔

حضور ﷺ کا وضو

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے وضو کیا پہلے آپ نے دونوں ہاتھوں پر تین بار پانی ڈالا۔ پھر تین بار کلی کی اور تین بار ناک میں پانی لے کر اس کو نکالا اور ناک کی صفائی کی پھر تین دفعہ اپنا چہرہ مبارک دھویا پھر اس کے بعد داہنا ہاتھ کہنی تک تین دفعہ دھویا

پھر اسی طرح بایاں ہاتھ کہنی تک دھویا۔ اس کے بعد اپنے سر کا مسح کیا۔ پھر داہنا پاؤں تین دفعہ دھویا۔ پھر اسی طرح بایان پاؤں تین دفعہ دھویا۔ (اس طرح پورا وضو کرنے کے بعد) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے بالکل میرے اس وضو کی طرح وضو فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر دو رکعت نماز پوری توجہ کے ساتھ ایسی پڑھی جو حدیث نفس سے خالی رہی (یعنی دل میں اِدھر اُدھر کی باتیں نہیں سوچیں) تو اس کے پچھلے سارے گناہ معاف ہو گئے۔ (بخاری، مسلم)

محدثین نے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ کے وضو کے متعلق بھی کئی روایات بیان فرمائی ہیں۔ انہوں نے بھی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی طرح وضو فرمایا اور کھڑے ہو کر وضو کا بچا ہوا پانی نوش فرمایا پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ

''میں نے یہ چاہا کہ تمہیں دکھاؤں کہ رسول اللہ ﷺ کا وضو کیسا تھا؟'' (ترمذی، نسائی)

وضو کا بچا ہوا پانی

بعض مقامات پہ لوگ لوٹا یا کسی اور برتن سے وضو کرتے ہیں خصوصاً دیہاتوں میں وضو سے فراغت کے بعد اس برتن میں کچھ پانی بچ جاتا ہے۔ وہ پانی اتنا متبرک ہوتا ہے کہ اس پانی کو کھڑے ہو کر پینا سنت

مصطفیٰ ﷺ اور سنت صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہے۔

تعلیمات حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

حضرت سیدنا امام حسین بن سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد گرامی حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے مجھے وضو کا پانی لانے کا حکم ارشاد فرمایا تو میں نے وضو کا پانی آپ کے قریب کر دیا۔ پس آپ نے وضو شروع فرما دیا۔

وضو مکمل کرنے کے بعد آپ سیدھے کھڑے ہو گئے اور آپ نے فرمایا: مجھے (برتن) پکڑاؤ۔ پس میں نے وہ برتن آپ کو پکڑا دیا جس میں وضو کا بچا ہوا پانی تھا۔

آپ نے کھڑے کھڑے اپنے وضو کا بچا ہوا پانی پی لیا۔

میں آپ کے اس عمل سے حیران ہوا۔ جب آپ نے میرے اس تعجب کو دیکھا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

"اے حسین! تعجب نہ کرو میں نے آپ کے نانا جان حضور نبی کریم ﷺ کو ایسے کرتے دیکھا ہے جیسے تم نے مجھے کرتے ہوئے دیکھا ہے اور حضور ﷺ نے اپنے وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پیا۔

(تعلیق النسائی)

ایک دوسرے مقام پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے وضو کی کیفیت یوں بیان ہوئی:

حضرت ابن حیہ فرماتے ہیں کہ

رَأَیْتُ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ حَتّٰى اَنْقَاهُمَا ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا وَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ مَرَّةً ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَأَخَذَ فَضْلَ طُهُوْرِهٖ فَشَرِبَهٗ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ۔

اَحْبَبْتُ اَنْ اُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ طُهُوْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ۔

ترجمہ: میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا ہے۔

آپ نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے یہاں تک کہ انہیں بالکل صاف کر دیا۔

پھر تین مرتبہ کلی فرمائی اور

تین مرتبہ ناک میں پانی ڈال کر اسے صاف کر دیا اور

اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا۔

اپنے دونوں بازو تین مرتبہ دھوئے۔

ایک مرتبہ اپنے سر کا مسح کیا۔

پھر اپنے دونوں پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھویا۔

پھر آپ کھڑے ہو گئے اور کھڑے کھڑے آپ نے اپنے وضو کا بچا ہوا پانی نوش فرمایا۔

پھر ارشاد فرمایا:

"میں نے ایسا اس لئے کیا ہے کہ میری خواہش تھی کہ تمہیں دکھاؤں کہ حضور نبی کریم ﷺ وضو کیسے کیا کرتے تھے۔" (ترمذی، نسائی، ابوداؤد، مسند امام احمد)

ان دونوں روایات میں حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ نے ہمیں تعلیم ارشاد فرمائی کہ وضو کا بچا ہوا پانی پینا دراصل سنت مصطفیٰ ﷺ ہے۔ جس پانی سے وضو کیا جائے وہ متبرک ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ علماء کرام اس پانی کو امراض کے لیے باعثِ شفا سمجھتے ہیں۔

وضو کا پانی متبرک اور باعث شفا

پانی کو وضو سے نسبت ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے اس پانی کو بھی متبرک بنا دیا اور اس میں شفاء کی تاثیر پیدا فرما دی۔ چنانچہ حضرت حکم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو جحیفہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ آپ فرما رہے تھے۔

حضور ﷺ دوپہر کو ہمارے ہاں تشریف لائے، پس لوگ حضور ﷺ کے وضو مبارک کا بچا ہوا پانی لیتے جاتے تھے اور اپنے اپنے چہروں پر ہاتھ پھیرتے جاتے تھے۔ (بخاری)

حضرت محمد بن الربیع فرماتے ہیں کہ

إِذَا تَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلٰى وَضُوْئِهٖ

حضور نبی کریم ﷺ جب وضو فرماتے تھے (تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور ﷺ کے اعضاء سے گرنے والے پانی کو بطور تبرک حاصل کرتے تھے اور اس پر اس درجہ حریص تھے کہ) قریب تھا کہ اس متبرک پانی کے حصول میں آپس میں لڑ پڑتے۔ (بخاری)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

حضور ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے اور میں بیمار تھا۔ (بیماری اتنی شدید تھی کہ) میری عقل جاتی رہی۔ حضور ﷺ نے وضو فرمایا اور اپنے وضو کا بچا ہوا پانی مجھ پر چھڑک دیا تو مجھے ہوش آ گیا۔ (بخاری)

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

میری خالہ مجھے حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں لے گئی اور عرض کی:

یا رسول اللہ ﷺ! میرا یہ بھانجا بیمار ہے تو نبی کریم ﷺ نے میرے سر پر اپنا دست شفقت رکھا اور میرے لئے برکت کی دعا فرمائی۔ پھر آپ نے وضو فرمایا تو میں نے آپ کے وضو کے بچے ہوئے پانی کو پی لیا۔ پھر میں حضور ﷺ کی پشت مبارک کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ تو میں نے آپ کی مہر نبوت کی زیارت کی جو مسہری کے بٹن کی طرح چمک رہی تھی۔

(بخاری)

دورانِ وضو پڑھی جانے والی دعائیں

وضو کرتے وقت مستحب یہ ہے کہ مندرجہ ذیل دعائیں پڑھی جائیں ان سے وضو کی برکات اور فوائد میں اضافہ ہوگا۔

کلی کرتے وقت

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَ ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔

ترجمہ: اے اللہ! قرآن کریم کی تلاوت، اپنے ذکر وشکر اور اپنی اچھی عبادت کرنے پر میری مدد فرما۔

ناک میں پانی ڈالتے وقت

اَللّٰھُمَّ اَرِحْنِیْ رَآئِحَةَ الْجَنَّةِ وَ لَا تُرِحْنِیْ رَآئِحَةَ النَّارِ۔

ترجمہ: اے اللہ! مجھے جنت کی خوشبو عطا فرما اور دوزخ کی بدبو سے بچا۔

منہ دھوتے وقت

اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّ تَسْوَدُّ وُجُوْہٌ۔

ترجمہ: اے اللہ! میرا منہ روشن کر جس دن کچھ منہ سفید ہوں گے اور کچھ منہ کالے ہوں گے۔

داہنا ہاتھ دھوتے وقت

اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا۔

ترجمہ: اے اللہ! میرا نامہ اعمال میرے داہنے ہاتھ میں دینا اور میرا حساب آسان لینا۔

بایاں ہاتھ دھوتے وقت

اَللّٰھُمَّ لَا تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَ لَا مِنْ وَّرَاءِ ظَھْرِیْ۔

ترجمہ: اے اللہ! میرا نامہ اعمال میرے بائیں ہاتھ میں نہ دینا اور نہ پیٹھ کے پیچھے سے دینا۔

سر کا مسح کرتے وقت

اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلَّ عَرْشِكَ۔

ترجمہ: اے اللہ! مجھے اپنے عرش کے نیچے سایہ عطا کرنا جس دن کہ تیرے عرش کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔

کانوں کا مسح کرتے وقت

اَللّٰھُمَّ اَعۡتِقۡ رَقَبَتِیۡ مِنَ النَّارِ۔

ترجمہ: اے اللہ! میری گردن کو دوزخ کی آگ سے آزاد کر دے۔

دایاں پاؤں دھوتے وقت

اَللّٰھُمَّ ثَبِّتۡ قَدَمِیۡ عَلَی الصِّرَاطِ یَوۡمَ تَزِلُّ الۡاَقۡدَامُ

ترجمہ: اے اللہ! میرے قدم پل صراط پر مضبوط رکھنا جس دن بہت سے قدم پھسلیں گے۔

بایاں پاؤں دھوتے وقت

اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡ ذَنۡبِیۡ مَغۡفُوۡرًا وَّسَعۡیِیۡ مَشۡکُوۡرًا وَّ تِجَارَتِیۡ لَنۡ تَبُوۡرَ۔

ترجمہ: اے اللہ! میرے گناہوں کو بخش دے اور میری کوشش قبول فرما اور میری تجارت نفع والی بنا دے۔

اگر یہ دعائیں نہ پڑھ سکیں تو ایک اور دعا بھی حضور ﷺ پڑھا کرتے تھے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور

ﷺ کے پاس وضو کے وقت حاضر ہوا تو میں نے آپ سے وضو کرتے وقت سنا کہ آپ دعا کر رہے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡلِیۡ ذَنۡبِیۡ وَ وَسِّعۡ لِیۡ فِیۡ دَارِیۡ وَبَارِکۡ لِیۡ فِیۡ رِزۡقِیۡ۔ (زاد المعاد)

ترجمہ: اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے گھر میں وسعت عطا فرما اور میرے رزق میں برکت عطا فرما۔

اگر بالفرض یہ دعا بھی نہ پڑھ سکیں تو سب سے افضل طریقہ یہ ہے کہ وضو کرتے وقت درود شریف پڑھتے رہیں۔

وضو سے فراغت کے بعد کی دعائیں

حضرت سیدنا عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو آدمی اچھا اور کامل وضو کرے اور وضو کرنے کے بعد دوسرا کلمہ پڑھے:

اَشۡھَدُ اَنۡ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِیۡكَ لَهٗ وَاَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ۔

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے

ہیں جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔ کلمہ شہادت کے ساتھ یہ دعا پڑھنا بھی مستحب ہے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ۔

ترجمہ: اے اللہ! مجھے بہت توبہ کرنے والوں اور خوب پاکی حاصل کرنے والوں میں شامل فرما۔

اور اگر یہ دعا بھی پڑھ لے تو بہتر ہے:

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ

ترجمہ: اے اللہ! تو پاک ہے اور میں تیری تعریف بیان کرتا ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔ (مسلم، نسائی، زاد المعاد)

فضیلت دعا

وضو کے بعد مذکورہ دعاؤں کو پڑھنے کی فضیلت بیان کرتے ہوئے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

جو شخص وضو کے بعد یہ دعا پڑھے تو اس کے وضو پر مہر کی جاتی ہے اور عرش کے نیچے اس کو پہنچایا جاتا ہے اور وہاں وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور

تقدیس کرتی رہتی ہے اور اس کا ثواب تا قیامت اس دعا پڑھنے والے کے لیے لکھا جاتا ہے۔ (احیاء العلوم جلد اول)

وضو کے بعد سورۂ قدر پڑھنے کی برکات

کنز العمال میں حدیث مبارک ہے:

”جو شخص وضو کے بعد ایک مرتبہ سورۂ قدر پڑھے تو وہ صدیقین میں سے ہے اور جو دو مرتبہ پڑھے تو شہداء میں شمار کیا جائے اور جو تین مرتبہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ میدان حشر میں اسے اپنے انبیاء کے ساتھ رکھے گا۔“

(کنز العمال، جلد ۹، صفحہ ۱۳۲)

نظر کمزور نہ ہونے کا نسخہ

مسائل القرآن میں شیخ الحدیث علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں:

”جو وضو کے بعد آسمان کی طرف دیکھ کر ایک مرتبہ سورۂ اِنَّآ اَنْزَلْنَا پڑھ لیا کرے تو اِنشاء اللہ تعالیٰ اس کی بینائی میں کبھی کمی نہیں ہوگی۔“ (مسائل القرآن، صفحہ ۲۹۱)

دل کی پاکیزگی

وضو کرتے وقت یہ بات بھی پیش نظر رہنی چاہئے کہ جس طرح میں

اپنے ظاہری اعضاء کو ہر قسم کی کثافت سے پاک و صاف کر رہا ہوں اسی طرح میرا باطن بھی پاک وصاف ہونا چاہیے چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ

اللہ تعالیٰ تمہارے عملوں اور صورتوں کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دلوں اور ارادوں کو دیکھتا ہے۔ تو طہارت سے فارغ ہو کر آدمی کو یہ بھی سمجھنا چاہئے کہ وضو اور غسل میں ہم نے جو اعضاء پاک صاف کئے یہ لوگوں کے دیکھنے کی جگہیں ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دیکھنے کی جگہ دل ہے، تو اپنے دل کو کبر ورعونت، بغض و عداوت، فحش اور بے حیائی پر جرأت، غرض ہر قسم کے گناہوں کی کدورت اور معاصی کے خس و خاشاک، ریا و نمود کے کوڑا کرکٹ سے بھی پاک و صاف کرنا چاہئے اور غلاف کے اندر جوشی ہے، اسے آلودہ رکھنا عقلمندی نہیں ہے۔ (ہماری نماز)

اللہ کا راستہ

حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی سیدنا غوث اعظم عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

سفرِ ظاہر تن کا آراستہ کرنا ہے اور سفر باطن، دل کا آراستہ کرنا ہے۔ اِسی لئے عارفانِ الٰہی نے فرمایا ہے کہ اللہ کا راستہ نہ تو زمین میں ہے اور نہ آسمان میں بلکہ تیرے دل میں ہے جو شخص اس راستے پر چلا اس نے اپنے رب کو پالیا۔

دل اللہ کا حرم ہے اور اللہ کے حرم میں اس کے سوا کسی اور کا داخل ہو کر گھر کرنا حرام ہے۔ اس لئے اپنے دل کو سفرِ ظاہر کر کے لہو ولعب سے آلودہ نہ کرو تا کہ حضوری حاصل کر سکو۔ (ہماری نماز)

قربِ الٰہی

ظاہر کو آراستہ کر لینا اور باطن کی پاکیزگی پر توجہ نہ دینا۔ اس کی مثال یہ ہے کہ جیسے کوئی شخص اپنے بادشاہ عالی جاہ کو اپنے گھر میں مدعو کرے اور مکان کے دروازے اور باہر کے تمام حصوں کو تو خوب صاف اور آراستہ کرے مگر بادشاہ کے بیٹھنے کی جگہ ویسے ہی آلودہ چھوڑ دے۔ ظاہر ہے کہ بادشاہ اس داعی کو سراہنے کی بجائے اس کی خدمات کو رد کر دے گا۔ لہٰذا جو شخص اپنے قلب کو پاک و صاف رکھتا ہے، وہی اللہ تبارک وتعالیٰ کا قرب حاصل کر سکتا ہے۔

بندۂ محبوب کا وضو

ظاہر بدن کی طہارت کے ساتھ ساتھ باطن کی صفائی کا بھی لحاظ رکھا جائے تو قوت ملکوتی دوسری قوتوں پر آہستہ آہستہ غالب آتی ہے اور انسان کو بندۂ محبوب بنا دیتی ہے۔ وضو میں مشغولی کے معنی یہ ہیں کہ انسان اپنے اعضاء جسم کو پلیدگی و گندگی سے پاک وصاف کر رہا ہے، لیکن ساتھ ہی ان امور کا بھی لحاظ رکھا جائے کہ جب ہاتھ دھوئے، تو یہ خیال کرے کہ میں اپنے دل کو دنیا کی محبت سے دھو رہا ہوں۔ منہ میں پانی ڈالے، تو اس

خیال کے تحت کہ میں منہ کو غیر معبود کے ذکر سے خالی کر رہا ہوں۔ نتھنوں میں پانی ڈالے، تو یہ سمجھے کہ میں نے ہر ناجائز خواہش کو اپنے اوپر حرام کر لیا۔ منہ کو دھوتے وقت یہ خیال کرے کہ میں نے دنیا کی کدورتوں اور قلب و روح کو ملوث کرنے والی چیزوں سے منہ کو پھیر لیا، ہاتھ دھوئے تو یہ سمجھ کر کہ میں دنیا کی ہر اس چیز کو ترک کرتا ہوں جو طاعت الٰہی و ذکر خداوندی سے روکتی ہے اور انسان کو ناکارہ بنا دیتی ہے۔ پاؤں دھوئے، تو اس نیت سے کہ میں کسی ایسے کام و مقام کی طرف قدم نہ بڑھاؤں گا جو اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو پسند نہ ہو۔

قابلِ توجہ پہلو

ایک مومن اور وضو کرنے والے شخص کو چاہئے کہ ہاتھ دھوتے وقت پانی کو دیکھ لے کہ وہ کس حالت میں ہے۔ اُس کا رنگ تو تبدیل نہیں ہو گیا۔ کلی کرتے وقت پانی کا مزہ معلوم ہو جائے گا اور ناک میں پانی چڑھاتے وقت بو وغیرہ کا اندازہ ہو جائے گا گویا ان سنتوں کو فرضوں پر مقدم رکھنے میں یہ مصلحت پنہاں ہے کہ وضو کرنے والے پانی کے رنگ، مزے اور بُو وغیرہ کا اندازہ کر لے کہ کسی نجاست کے باعث تو اس کے رنگ، مزے اور بو میں فرق تو نہیں آ گیا، پھر وضو کر لے۔ (ہماری نماز)

بعض مکروہاتِ وضو

وضو میں کچھ چیزیں ایسی ہیں جو مکروہ اور ناجائز ہیں ان میں سے

بعض درج ذیل ہیں:

۱- بائیں ہاتھ سے کلی کے لیے منہ میں پانی ڈالنا اور بائیں ہاتھ سے ہی ناک میں پانی ڈالنا۔

۲- بلا عذر داہنے ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔

۳- منہ پر زور سے پانی مارنا۔

۴- منہ دھوتے وقت آنکھیں اور ہونٹ زور سے بند رکھنا اور پھونکیں مارنا۔

۵- وضو میں پانی ضرورت سے کم یا زیادہ استعمال کرنا۔

۶- وضو کرتے وقت بلا ضرورت دنیا کی باتیں کرنا۔

۷- تین بار مسح کرنا۔

۸- ناپاک جگہ میں وضو کرنا۔

۹- مسجد کے اندر وضو کرنا یعنی نماز والی جگہ پر۔

۱۰- عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا۔

۱۱- اسی پانی میں تھوکنا یا ناک جھاڑنا جس میں وضو کر رہا ہے اگرچہ وہ پانی جاری ہی کیوں نہ ہو۔

۱۲- پاؤں دھوتے وقت پاؤں قبلہ رخ کرنا۔

۱۳- وضو کے بعد ہاتھ جھاڑنا۔

۱۴- وضو کے بعد ہاتھ منہ کا پانی پونچھ کر مسجد میں گرانا سخت مکروہ ہے۔

(عام کتب فقہ)

وضو توڑنے والے اسباب

بعض ایسی چیزیں ہیں جن سے آدمی کا وضو جاتا رہتا ہے ان میں سے بعض درج ذیل ہیں۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ہر بہنے والے خون سے وضو کرنا چاہیے۔ (مشکوٰۃ)

حضرت علی بن طلق فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسی کی ہوا خارج ہو جائے تو (اس کا وضو نہ رہا) لہٰذا اسے وضو کرنا چاہیے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اس آدمی پر وضو فرض ہے جو کروٹ پر سویا ہو کیونکہ جب وہ کروٹ پر لیٹا تو اس کے بدن کے تمام جوڑ ڈھیلے ہو گئے (لہٰذا اس کا وضو ٹوٹ گیا۔) (ترمذی، ابوداؤد)

پیشاب پاخانہ کے مقام سے جو چیز نکلے اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ سہارا اور ٹیک لگا کر سونے، جسم کے اندر سے یا بدن کے کسی حصہ سے خون یا پیپ وغیرہ نکل کر بہہ جانے سے، منہ بھر کر قے آنے سے، نماز میں بالغ کا قہقہہ لگا کر ہنسنے سے، بے ہوشی سے، کان، ناک وغیرہ سے خون یا پیپ وغیرہ نکل آنے سے، نکسیر جاری ہونے سے اور دکھتی ہوئی آنکھ سے

پانی بہنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

قابلِ توجہ مسائل

وضو کے سلسلے میں بعض مسائل ایسے ہیں جن کی احتیاط کی اشد ضرورت ہے اور ذرا سی غفلت بھی وضو کی صحت کے لیے نقصان دہ ہے اگر وضو نہ ہوگا تو نماز قطعاً نہیں ہوگی ان میں سے بعض مسائل مندرجہ ذیل ہیں:

ناخن کے پینٹ (ناخن پالش)

ناخن جسم کے ان حصوں میں ہے جسے وضو کرتے وقت دھونا ضروری ہے اور اعضاء وضو پر کسی ''واقعی ضرورت'' کے بغیر ایسی چیز لگا لینا جو پانی کو جسم تک پہنچنے نہ دے وضو کے درست ہونے میں رکاوٹ ہے، وضو اسی وقت صحیح ہوگا جب اس کو خرچ دیا جائے۔ اس قسم کے پینٹ (ناخن پالش وغیرہ) جو خواتین لگایا کرتی ہیں ضرورت نہیں ہیں۔ محض ''زینت'' ہیں اس لئے وضو کرتے وقت ضروری ہوگا کہ ان کو خرچ کر تہہ تک پانی پہنچایا جائے جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ

''اگر اس کے اصل ناخن سے خشک یا مرطوب مٹی چمٹی ہوئی ہو اور اس پر سے پانی گذار دیا جائے تو کافی نہ ہوگا۔''

البتہ جس چیز کی آدمی کو عموماً یا خصوصاً ضرورت پڑتی رہتی ہے اور اس کی نگہداشت و احتیاط میں حرج ہو، ناخنوں کے اندر یا اوپر یا کسی اور دھونے کی جگہ اس کے لگے رہ جانے سے وضو ہو جائے گا اگرچہ وہ سخت چیز

ہو اور اس کے نیچے پانی نہ پہنچے۔ مثلاً پکانے گوندھنے والوں کے لیے آٹا، رنگریز کے لیے رنگ کا جرم، عورتوں کے لیے مہندی، لکھنے والوں کے لیے روشنائی، مزدور کے لیے گارا مٹی، اور عام لوگوں کے لیے پلکوں میں سرمہ کا جرم یا بدن کا میل وغیرہ۔

مصنوعی دانتوں کی صورت میں وضو و غسل کے احکام

مصنوعی دانت دو طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ جو مستقل طور پر لگائے جاتے ہیں اور پھر ان کو آسانی سے نکالا نہ جا سکے۔ دوسرے وہ جو بنائے ہی اس طرح جاتے ہیں کہ حسب ضرورت ان کا استعمال کیا جائے اور حسبِ ضرورت نکال لیا جائے۔

پہلی صورت میں یہ مصنوعی دانت اصل دانت کا درجہ رکھتے ہیں اس لئے ان کا حکم اصل دانتوں ہی کا ہوگا۔ وضو میں ان دانتوں تک پانی پہنچانا مسنون ہوگا اور غسل میں فرض دانت نکالنے اور تہہ تک پانی پہنچانے کی ضرورت نہیں۔ اس کا واضح قرینہ یہ ہے کہ فقہاء نے اس طرح کے دانت لگانے یا دانتوں کو سونے چاندی کے تاروں سے کسنے کی اجازت دی ہے۔

اب ظاہر ہے اس اجازت کا مطلب یہی ہوگا کہ ان کے اندرونی حصوں میں پانی پہنچانا ضروری نہیں ہے ورنہ یہ اجازت بڑی پریشان کن بھی ہوگی اور بے معنی بھی۔

جب کہ دوسری صورت میں اس کی حیثیت ایک ''زائد چیز'' کی ہو

گی۔ یعنی غسل اسی وقت درست ہو سکے گا جب اس کو نکال کر اصل جسم تک پانی پہنچ جائے۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو غسل درست نہ ہوگا۔

مصنوعی اعضاء کے وضو کا حکم

مصنوعی اعضاء کے احکام بھی اسی طرح ہوں گے جو مصنوعی دانتوں کے سلسلے میں مذکور ہوئے یعنی اگر اس کی بناوٹ اور وضع اس نوعیت کی ہو کہ جراحی (Operation) کے بغیر اس کو علیحدہ کرنا ممکن نہ ہو تو ان کی حیثیت اصل عضو کی ہوگی۔ غسل میں اس پر پانی پہنچانا واجب ہوگا۔ اسی طرح اگر اعضاء وضو میں ہو تو وضو میں بھی دھونا واجب ہوگا اور اگر ان کی نوعیت ایسی ہو کہ آسانی سے علیحدہ کئے جا سکتے ہوں تو غسل کے وقت اور اگر اعضاء وضو میں ہو تو وضو کے وقت اس حصے کو بھی الگ کر کے جسم کے اصل حصے پر پانی پہنچانا ضروری ہوگا۔

نتھ اور آئرنگ وغیرہ کے احکام

نتھ اور آئرنگ وغیرہ اگر اتنے تنگ ہوں کہ پانی ان کی وجہ سے جسم تک نہ پہنچ سکتا ہو تو ان کو حرکت دینا یا نکال کر پانی پہنچانا ضروری ہوگا۔ ہاں اگر اتنی ڈھیلی ہوں کہ اس کے بغیر بھی پانی پہنچ جاتا ہو تو نکالنے کی ضرورت نہیں۔

انجکشن سے وضو ٹوٹنے کا مسئلہ

باہر سے غذا یا دوا کی صورت میں کسی چیز کا اندر جانا ناقص وضو نہیں

ہے۔انجکشن پر جسم کا تھوڑا سا خون لگا رہتا ہے۔اس مقدار میں خون کا باہر آنا ناقص وضو نہیں ہے، اس لئے کہ وہ اتنی کم مقدار میں ہوتا ہے کہ بہہ نہیں سکتا۔ چنانچہ فقہاء کہتے ہیں کہ اگر جسم سے خون نکلے، اسے پونچھ دیا جائے اور اس کی مقدار اتنی کم ہو کہ نہ پونچھا جاتا تو بھی بہہ نہ سکتا تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

اگر زخم سے تھوڑا سا خون نکلے پھر اسے پونچھ ڈالے، پھر دوبارہ خون نکلے اور اسے بھی پونچھ ڈالے، تو اگر مجموعی طور پر خون کی مقدار اتنی ہو کہ پونچھا ہوا خون چھوڑ دینے کی صورت میں بہہ جاتا تو وضو ٹوٹ جائے گا، ورنہ نہیں۔

ہاں اگر انجکشن کا منشاء ہی خون نکالنا اور کھینچنا ہو تو اس کی وجہ سے وضو ٹوٹ جائے گا اس کی نظیر فقہ کا یہ جزیہ ہے کہ

چیچڑی جب کسی آدمی کا عضو چوس لے پھر خون بھر جائے تو اگر وہ چھوٹا ہو تو وضو نہیں ٹوٹے گا جیسے مچھر، مکھیاں وغیرہ اور اگر بڑا ہو تو ٹوٹ جائے گا۔اسی طرح جونک جب آدمی کا عضو چوسے یہاں تک کہ خون سے بھر جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

شک اور وہم کے مسائل

شک اور وہم ناقض وضو نہیں ہوتا۔بعض مسائل مندرجہ ذیل ہیں:

۱- اگر کسی شخص نے وضو کر کے نماز ادا کر لی پھر دوسری نماز کا وقت آ گیا اَب اسے یہ شک ہوا کہ شاید میرا وضو ٹوٹ گیا ہے ایسے شکی

مزاج کو اپنے آپ کو باوضو سمجھنا چاہئے۔

۲- اگر درمیانِ وضو میں کسی عضو کے دھونے میں شک واقع ہوا اور یہ زندگی کا پہلا واقعہ ہے تو اس کو دھو لے اور اگر اکثر شک پڑا کرتا ہے تو اس کی طرف التفات نہ کرے۔

اسی طرح اگر بعد وضو کے شک ہو تو اس کا کچھ خیال نہ کرے۔

(الدر المختار معہ رد المحتار جلد ۱، صفحہ ۳۰۹)

۳- جو باوضو تھا اب اسے شک ہے کہ وضو ہے یا ٹوٹ گیا تو اسے وضو کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ صرف شک سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

(الدر المختار معہ رد المحتار، فتاویٰ رضویہ جلد ۱، صفحہ ۷۷۵)

۴- ہاں البتہ وضو کر لینا بہتر ہے جب کہ یہ شبہ بطورِ وسوسہ نہ ہوا کرتا ہو اور اگر وسوسہ ہے تو اسے ہرگز نہ مانے، اس صورت میں احتیاط سمجھ کر وضو کرنا احتیاط نہیں بلکہ شیطانِ لعین کی اطاعت ہے۔

(بہار شریعت)

۵- اور اگر بے وضو تھا اَب اسے شک ہے کہ میں نے وضو کیا یا کہ نہیں تو وہ بلا وضو ہے اس کو وضو کرنا ضروری ہے۔

(الدرر المختار معہ رد المحتار، جلد ۱، صفحہ ۳۱۰، بہار شریعت)

۶- یہ معلوم ہے کہ وضو کے لیے بیٹھا تھا اور یہ یاد نہیں کہ وضو کیا یا نہیں تو اسے وضو کرنا ضروری نہیں۔

(الاشباہ والنظائر، فتاویٰ رضویہ جلد ۱، صفحہ ۵۶۰)

۷- آدمی اس وقت تک باوضو ہوتا ہے جب تک وضو ٹوٹنے کا ایسا یقین نہ ہو جائے کہ قسم کھا سکے۔

۸- یہ یاد ہے کہ کوئی عضو دھونے سے رہ گیا ہے مگر یاد نہیں کہ کون سا عضو تھا تو بایاں پاؤں دھولینا چاہئے۔

(الدر المختار جلد ا، صفحہ ۳۱۰، بہار شریعت)

یہ تمام مسائل شک کی صورت میں ہیں اور اگر یقیناً معلوم ہو کہ فلاں عضو نہیں دھویا تو اس کو دوبارہ لازمی دھونا چاہئے۔ ورنہ وضو نہیں ہوگا۔

چھوٹے بچوں کا پیشاب اور قے

ہمارے معاشرے کی اکثریت دین کا علم نہ ہونے کے باعث کئی مسائل میں صرف سنی سنائی باتوں پر عمل کرتی ہے جب انہیں کوئی اسلامی مسئلہ بتانے کی کوشش کرے تو ان کا جواب یہ ہوتا ہے کہ ہم تو آج تک یہی سنتے آئے ہیں۔ ان مسائل میں ایک مسئلہ شیر خوار بچے کے پیشاب اور قے کا بھی ہے۔ یہ بات بڑی مشہور ہے کہ دودھ پیتے بچے کا پیشاب پاک ہوتا ہے۔ جب کہ یہ مسئلہ صحیح نہیں ہے۔

صحیح مسئلہ یہ ہے کہ

''ایک دن کے دودھ پیتے بچے کا پیشاب بھی اسی طرح ناپاک ہے جس طرح عام لوگوں کا ناپاک ہے۔''

(درمختار مع ردالمحتار جلد ا، صفحہ ۵۷۴)

اسی طرح قے کے متعلق مسئلہ یہ ہے کہ

دودھ پیتے بچے نے دودھ ڈال دیا اگر وہ منہ بھر ہے تو یہ بھی ناپاک ہے لیکن اگر یہ دودھ معدہ تک نہیں پہنچا بلکہ صرف سینہ تک پہنچ کر پلٹ آیا تو پاک ہے۔ (فتاویٰ رضویہ بحوالہ بہار شریعت حصہ دوم)

ستر دیکھنے سے وضو کا مسئلہ

لوگوں میں جو غلط مسائل مشہور ہیں ان میں ایک ستر کا مسئلہ بھی ہے چنانچہ فتاویٰ رضویہ، بہار شریعت اور دیگر کتب فقہ میں ہے کہ

''عوام میں مشہور ہے کہ گھٹنا یا ستر کھلنے، اپنا یا پرایا ستر دیکھنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یہ بالکل غلط ہے۔ ہاں وضو کے آداب میں سے ہے کہ ناف سے لے کر دونوں گھٹنوں سمیت سب ستر چھپا ہو بلکہ استنجا کے بعد فوراً ہی چھپا لینا چاہئے کہ بغیر ضرورت ستر کھلا رہنا منع ہے اور دوسروں کے سامنے ستر کھولنا حرام ہے۔''

(فتاویٰ رضویہ بحوالہ بہار شریعت حصہ دوم)

اہمیت مسواک

اللہ تبارک وتعالیٰ کے قرب کا ایک بہترین اور اہم ترین ذریعہ نماز ہے۔نماز کے لیے وضو شرط ہے اگر وضو نہیں ہوگا تو نماز نہیں ہوگی اور وضو کے لیے مسواک کی بڑی اہمیت ہے۔ مسواک وضو کے وقت ہمارے پیارے نبی ﷺ کی محبوب ترین سنت مبارکہ ہے۔

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ

قال لولا ان اشق علی المومنین و فی حدیث زھیرٍ علی امتی لامرتھم با السواك عند كل صلوةٍ (مسلم، ترمذی)

ترجمہ: رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر مجھے مسلمانوں پر دشوار معلوم نہ ہوتا، ایک اور روایت میں ہے کہ اگر مجھے اپنی امت پر دشوار نہ ہوتا تو میں ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

فوائد مسواک

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مسواک کے ساتھ نماز بغیر مسواک والی نماز سے ستر درجہ افضل ہے۔(مشکوۃ)

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مجھے مسواک کے بعد دو رکعتیں بغیر مسواک کے ستر رکعتوں سے زیادہ پسند ہیں۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما، روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مسواک میں دس فوائد ہیں:

۱- منہ کو خوشبودار کرتی ہے۔
۲- مسوڑھوں کو مضبوط کرتی ہے۔
۳- نظر کو تیز کرتی ہے۔ ۴- بلغم نکالتی ہے۔
۵- سوزش کو دور کرتی ہے۔ ۶- سنت پر عمل کا باعث ہے۔
۷- فرشتوں کو خوش کرتی ہے۔ ۸- رب کو راضی کرتی ہے۔
۹- نیکیوں میں اضافہ کرتی ہے۔
۱۰- اور معدہ کی اصلاح کرتی ہے۔(معالجات نبوی اور جدید سائنس)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

علیکم با السواك فانه مطھرة للفم و مرضاة للرب۔ (ابن عساکر)

ترجمہ: تم مسواک کو لازم پکڑو یہ منہ کو صاف کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا باعث ہے۔

مشائخ کرام فرماتے ہیں کہ جو مسلمان مسواک کا عادی ہو، مرتے وقت اسے کلمہ طیبہ پڑھنا نصیب ہوگا اور جو شخص افیون کھاتا ہو مرتے وقت اسے کلمہ پڑھنا نصیب نہ ہوگا۔ بحمدہٖ تعالیٰ مسواک کی عادت پر یہ فضلِ عظیم کہ ایمان پر خاتمہ نصیب ہو، جس پر تمام نتائج اخروی مترتب ہیں اور اسی پر سارے عمل کا مدار ہے۔

مسواک کرنے کا طریقہ اور ضروری مسائل

مسواک کی اہمیت اور فوائد کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس کے متعلق ضروری مسائل کی وضاحت کر دی جائے تاکہ سنت مصطفیٰ ﷺ پہ عمل پیرا ہونے میں مزید آسانی پیدا ہو جائے اور مسواک جیسی عظیم سنت کو غلط انداز میں کرنے سے اجر و ثواب سے محرومی کا باعث نہ ہو۔

۱- مسواک نہ بہت نرم ہو اور نہ بہت سخت ہو۔

۲- پیلو، زیتون یا نیم وغیرہ کی کڑوی لکڑی کی ہو۔

۳- میوے یا خوشبودار درخت کی لکڑی نہ ہو۔

۴- بہت موٹی نہ ہو، بلکہ چھنگلیاں (یعنی چھوٹی انگلی) کے برابر موٹی ہو۔

۵- زیادہ سے زیادہ ایک بالشت لمبی ہو۔ ایک بالشت سے زیادہ لمبی ہو تو اس پر شیطان سواری کرتا ہے۔ (بہارِ شریعت)

۶- ایک بالشت سے چھوٹی ہو تو حرج نہیں مگر اتنی بھی چھوٹی نہ ہو کہ مسواک کرنی ہی دشوار ہو جائے۔

۷- مسواک سیدھے ہاتھ سے کریں اور اس طرح ہاتھ میں لیں کہ

چھنگلیا مسواک کے نیچے اور بیچ کی تین انگلیاں اوپر اور انگوٹھا سرے پر ہو۔

۸- کم سے کم تین بار دائیں بائیں اوپر نیچے مسواک کریں اور ہر مرتبہ مسواک کو دھوئیں۔

۹- پہلے سیدھی طرف اوپر کے دانتوں پر مسواک کریں پھر الٹی طرف بھی اوپر ہی کے دانتوں پر مسواک کریں۔ پھر سیدھی طرف نیچے کے دانتوں پر پھر الٹی طرف نیچے کے دانتوں پر۔

۱۰- جب بھی مسواک کریں اسے دھولیں۔ اسی طرح فارغ ہونے کے بعد بھی دھوئیں۔

۱۱- مٹھی باندھ کر مسواک نہ کریں۔ اس سے بواسیر ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

۱۲- مسواک اس طرح کھڑی رکھیں کہ ریشہ اوپر کی جانب ہو۔

۱۳- زمین پر ڈال دینے سے پاگل ہو جانے کا خطرہ ہے۔ (ردالمحتار)

۱۴- حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے کہ کوئی شخص مسواک کو زمین پر لٹا کر رکھنے کی وجہ سے اگر پاگل ہو جائے تو اپنے نفس کے سوا کسی کو ملامت نہ کرے کہ یہ خود اس کی اپنی غلطی ہے۔

۱۵- دانتوں کی چوڑائی میں مسواک کریں لمبائی میں نہ کریں کہ مسوڑھے زخمی ہونے کا خوف ہے۔

۱۶- چت لیٹ کر مسواک نہ کریں اس سے تلی بڑھ جاتی ہے۔ (مراقی الفلاح)

۱۷- بیت الخلاء میں مسواک کرنا مکروہ ہے۔

۱۸- مسواک کے ریشے ایک ہی طرف ہوں دونوں طرف نہ بنائیں۔

۱۹- وضو میں مسواک کرنا سنت مؤکدہ ہے۔ (ردالمحتار)

۲۰- مسواک نماز کے لیے سنت نہیں بلکہ وضو کے لیے سنت ہے تو جو ایک وضو سے چند نمازیں پڑھے اس سے ہر نماز کے لیے مسواک کا مطالبہ نہیں۔ جب تک کسی سبب سے منہ میں بدبو نہ ہو جائے۔

۲۱- جب بھی منہ میں بدبو پیدا ہو جائے تو اس کو دور کرنے کے لیے مسواک کرنا سنت ہے۔

۲۲- مسواک کرنا سنت ہے لہٰذا جب بھی جی چاہے مسواک کریں۔ (دیلمی)

۲۳- اگر وضو کے وقت مسواک نہ کی تھی اَب نماز کے وقت مسواک کرلیں۔

۲۴- مسواک جب قابل استعمال نہ رہے تو اسے پھینک نہ دیں کیونکہ یہ آلۂ ادائے سنت ہے۔ اسے کسی جگہ احتیاط سے رکھ دیں۔ یا دفن کر دیں۔ چاہیں تو سمندر میں ڈال دیں۔

۲۵- اگر مسواک نہ ہو تو انگلی یا موٹے کپڑے سے دانت مانجھ لیں۔ اگر دانت نہ ہوں تو انگلی یا کپڑا مسوڑھے پر پھیرلیں۔

۲۶- منہ کی دائیں جانب میں اوپر نیچے انگوٹھے سے صاف کرلیں اور پھر اسی طرح بائیں جانب شہادت کی انگلی سے۔ (ردالمحتار)

۲۷- خواتین بھی مسواک کرسکتی ہیں۔ (بحوالہ فیضان سنت)

۲۸- بانس کی لکڑی کی مسواک کرنا مکروہ ہے۔ (درمختار)

نوٹ: مسواک کے تفصیلی مسائل اور برکات کے مطالعہ کے لیے ناچیز کی کتاب ''برکات مسواک اور طب جدید'' کا مطالعہ کریں۔

غسل کے فرائض و مسائل

اسلام میں سر سے لے کر پاؤں تک یعنی تمام جسم کے اعضاء کے دھونے کو غسل کہا جاتا ہے۔ اگرچہ نہانے دھونے کا تصور تمام دنیا میں پایا جاتا ہے کیونکہ جسم اور لباس کو پاک صاف رکھنا مہذب قوموں کی علامت سمجھی جاتی ہے۔ مگر طہارت و نظافت کا جو اہتمام اسلام میں پایا جاتا ہے وہ کسی اور مذہب و قوم میں نہیں ملتا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن پاک میں طہارت کے متعلق ارشاد فرمایا:

وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ؕ (المائدہ:۶)

ترجمہ: اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو اچھی طرح پاکیزگی (غسل) حاصل کرو۔

غسل کے فرائض

غسل میں تین فرض ہیں اور اگر ان فرائض میں سے کسی ایک فرض کی بھی کمی ہوئی تو غسل نہیں ہوگا اور جس کا غسل نہ ہوگا وہ پاک نہ ہوگا اور جو پاک نہ ہو اس کی عبادت قبول نہ ہوگی اس سے ثابت ہوا کہ اسلامی اصولوں کے مطابق غسل کرنا بہت ضروری ہے۔

غسل کا پہلا فرض

حلق تک کلی کرنا، منہ میں پانی اس طرح ڈالنا کہ حلق کی جڑ تک پہنچ جائے اور اچھی طرح منہ بھر کر کلی کرے تاکہ زبان کے اوپر نیچے دانتوں اور داڑھوں کے پیچھے گالوں اور دانتوں اور داڑھوں کی جڑ اور درمیانی سوراخوں تک پانی پھر جائے۔ صرف منہ میں پانی ڈال کر اگل دینے کا نام کلی نہیں۔

غسل کا دوسرا فرض

ناک میں پانی ڈالنا، یعنی جہاں تک ناک کے دونوں سوراخوں کی نرم جگہ ہے وہاں تک پانی پہنچانا کہ ناک کے اندر کوئی بال برابر جگہ خشک نہ رہ جائے۔ ناک میں اگر رینٹھ سوکھ گیا ہو تو اس کا صاف کرنا فرض ہے اور ناک کے بالوں کا بھی دھونا فرض ہے۔

غسل کا تیسرا فرض

تمام بدن پر سر کے بالوں سے پاؤں کے تلوؤں تک جسم کے ہر حصے اور بال کے ہر رونگٹے پر پانی بہانا، اس طرح کہ ظاہر بدن کی کہیں بال برابر بھی کوئی جگہ خشک نہ رہ جائے، ورنہ غسل نہ ہوگا۔ جسم کے بعض حصے ایسے ہیں کہ جب تک پوری توجہ اور احتیاط سے ان کو دھویا نہ جائے وہاں تک پانی نہیں پہنچتا۔ لہٰذا سارے جسم کو ایک بار پانی سے مل کر ہاتھ

سے دھویا جائے اور پھر اوپر پانی بہایا جائے۔

غسل کرنے کا مسنون طریقہ

غسل کا مسنون طریقہ جو احادیث میں حضور نبی کریم ﷺ سے بیان کیا گیا ہے وہ مندرجہ ذیل ہے:

غسل کی نیت کر کے سب سے پہلے دونوں ہاتھ تین مرتبہ اچھی طرح دھوئیں پھر استنجاء کریں۔ چاہے استنجاء والی جگہ نجاست اور پلیدی ہو کہ نہ ہو۔ پھر بھی دھونا ضروری ہے۔ پھر جسم پر جہاں نجاست یا پلیدی لگی ہو اس کو صاف کرنا۔ اس کے بعد وضو کرنا جیسے نماز کا وضو کیا جاتا ہے لیکن پاؤں نہ دھوئے۔ ہاں اگر چوکی تختے یا پتھر پر نہائے تو پاؤں بھی دھو لے ورنہ بعد میں دھوئے۔

اس کے بعد سارے بدن پر تیل کی طرح پانی چپڑے خصوصاً سردیوں میں تاکہ سارا بدن تر ہو جائے۔ پھر تین بار داہنے کندھے پر پانی بہائے، پھر تین بار بائیں کندھے پر پانی بہائے۔ پھر سر پر اور تمام بدن پر تین بار پانی اچھی طرح بہائے اور تمام بدن پر ہاتھ پھیرے اور اچھی طرح ملے۔ پھر غسل کی جگہ سے الگ ہٹ کر، اگر پہلے وضو میں پاؤں نہ دھوئے ہوں تو اب پاؤں دھو لے۔ کسی باپردہ جگہ میں نہائے جہاں کوئی نہ دیکھے اگر ایسا نہ ہو سکے تو ناف سے گھٹنوں تک جسم کو کپڑے سے چھپائے رکھنا فرض ہے اور نہاتے وقت قبلہ رُخ نہ ہو، کسی قسم کی بات نہ کرے اور نہ

کوئی دعا پڑھے۔ غسل کے بعد رومال یا تولئے وغیرہ سے بدن اگر پونچھنا چاہے تو پونچھ ڈالے اور اگر تولیہ وغیرہ استعمال نہ بھی کرے تب بھی ٹھیک ہے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ کبھی تولیہ یا رومال استعمال کرتے تھے کبھی آپ تولیہ استعمال نہیں کرتے تھے۔

عورتوں کے لیے بیٹھ کر نہانا بہتر ہے۔ غسل کے بعد فوراً کپڑے پہن لینے چاہئیں۔ نہاتے وقت اگر تہبند باندھا ہو تو قبلہ کی طرف منہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ باقی جو سنتیں اور مستحبات وضو کے ہیں وہی سنتیں اور مستحبات غسل کے بھی ہیں۔

اہم مسائل

اگر جسم پر پٹی بندھی ہو کہ اس کے کھولنے میں تکلیف یا حرج ہوتا ہے۔ یا جسم کے کسی حصہ کو بیماری یا درد کی وجہ سے پانی بہانا تکلیف دے تو جسم کے اس حصہ پر مسح کریں یعنی ہاتھ تر کر کے اوپر پھیر دیں۔ اگر زخم پر باندھی ہوئی پٹی کھول کر ماسوائے زخم کے باقی جگہ کو پانی سے دھولیں تو بہتر ہے اور اگر اس میں کوئی حرج یا تکلیف ہو تو پٹی پر ہی مسح کرلیں۔ عورت کا سر اگر کھلا ہو تو تمام بالوں کا جڑ سے نوک تک دھونا ضروری ہے۔ اگر گندھا ہو تو صرف بالوں کی جڑیں تر کرنا ضروری ہے ہاتھ میں اگر انگوٹھی ہو تو اس کا پھیرنا ضروری ہے۔ اسی طرح عورت پر ناک کی نتھ، پھول وغیرہ اور کان کی بالیوں وغیرہ کو غسل میں حرکت دینا ضروری ہے تاکہ نیچے سے جگہ خشک

نہ رہ جائے۔ آج کل عورتیں ناخن پالش وغیرہ استعمال کرتی ہیں۔ یہ مانع غسل وطہارت ہے۔

اگر ناخن پر یہ لگی ہوئی ہوں تو غسل ہرگز نہیں ہوگا کیونکہ یہ ایک قسم کا لیپ ہے۔ جس کے نیچے پانی نہیں پہنچتا۔ اس طرح وضو بھی نہیں ہوگا۔ اس کی تفصیل وضو کے باب میں بیان ہو چکی ہے۔

غسل میں احتیاط

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص غسل جنابت میں ایک بال برابر جگہ بغیر دھوئے چھوڑ دے گا اس کے ساتھ آگ سے ایسا ایسا کیا جائے گا (یعنی اس کو عذاب دیا جائے گا) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسی وجہ سے میں نے اپنے سر کے ساتھ دشمنی کر لی ہے۔ یہ آپ نے تین بار فرمایا (یعنی سر کے بال منڈوا دیئے تھے تاکہ بالوں کی وجہ سے کوئی جگہ خشک نہ رہ جائے۔) (ابوداؤد)

غسل میں انتہائی احتیاط سے کام لینا چاہیے سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے ناخنوں تک مکمل طور پر سارا بدن بھیگ جانا چاہئے ذرا سی بے احتیاطی سے جسم کے کسی حصے سے بھی ایک بال برابر جگہ بھی خشک رہ گئی تو غسل قطعی طور پر نہیں ہوگا۔

مسائل تیمم

اسلام ایک آسان دین ہے۔اس کے احکام میں انسان کی فطری کمزوریوں کی رعایت رکھی گئی ہے۔یہی وجہ ہے کہ اس کے اکثر احکام کا آسان بدل موجود ہے اگر کوئی مسلمان کسی وجہ سے وضو یا غسل نہیں کرسکتا تو تیمم کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔اس کا ذکر قرآن کریم میں بھی موجود ہے۔اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن پاک میں ارشادفرماتا ہے:

فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ۚ (مائدہ:٦)

ترجمہ: تو جب تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کرو اور اسی مٹی سے اپنے چہروں اور ہاتھوں کا مسح کرو۔

تیمم کا مطلب قصد اور ارادہ ہے مگر اصطلاحاً اس ارادے کو تیمم کہتے ہیں کہ جو پانی نہ ملنے کی حالت میں پاک مٹی سے طہارت حاصل کرنے کی غرض سے کیا جاتا ہے۔جس آدمی کا وضو نہ ہو یا اس کو نہانے کی حاجت ہو اور وہ پانی پر قدرت نہ رکھتا ہو تو ایسے آدمی کے لیے وضو اور غسل کی جگہ پاک مٹی سے تیمم کرلینا جائز ہے۔

پانی پر قادر نہ ہونے کی صورتیں

پانی پر قادر نہ ہونے کی چند صورتیں ہیں:

۱- ایسی بیماری کہ اس بیماری کی حالت میں وضو یا غسل کرے گا تو بیماری بڑھ جائے گی یا دیر سے ٹھیک ہونے کا غالب گمان ہو۔

۲- پانی تو نقصان دہ نہ ہو مگر وضو کے لیے حرکت سے نقصان ہوتا ہو تو بھی تیمم کرسکتے ہیں۔مثلاً کسی نے آنکھیں بنوائی ہوں۔

۳- بے وضو اور ناپاک انسان کے اکثر اعضاء غسل میں زخم ہوں تو تیمم کرے ورنہ بدن کا جو حصہ یا عضو صحیح ہو اس کو دھولے اور زخم کے آس پاس مسح کرلے اگر مسح سے نقصان ہوتا ہو تو زخم پر کپڑا ڈال کر اس پر مسح کرلے مسح کا طریقہ یہ ہے کہ نیا پانی ہاتھ پر لے کر پھینک دیا جائے اور ہاتھ جھٹک کر زخم کے اوپر آہستگی سے گذار دیا جائے۔

۴- اگر سر پر پانی ڈالنا نقصان دہ ہو تو گلے سے نہالیں اور سر کا مسح کرلیں۔جس طرح وضو میں کرتے ہیں۔

تیمم کب جائز ہوگا؟

۱- چاروں طرف ایک ایک میل کے فاصلے پر پانی نہ ہو یا غالب گمان ہو کہ پانی نہیں ملے گا تو تیمم کرلیں پانی تلاش کرنے کی ضرورت نہیں بعد میں اگر ایک میل کے اندر پانی مل جائے تو نماز لوٹانے کی ضرورت نہیں اور اگر پانی تلاش کئے بغیر نماز پڑھ لی پھر پانی مل گیا تو نماز لوٹائیں۔

۲- اگر گمان غالب ہے کہ ایک میل کے اندر پانی مل جائے گا تو تلاش کرنا چاہیے اور بغیر تلاش کئے نماز پڑھ لی پھر پانی مل گیا تو نماز لوٹائیں اور نہ ملا تو نہ لوٹائیں۔

نوٹ

ایک میل کا اندازہ اس وقت کا ہے جب تیز رفتار سواریاں نہ تھیں۔ مگر آج بھی یہی فاصلہ معتبر ہوگا کیونکہ اس قسم کی چیزوں کی تبدیلی سے شریعت میں ردو بدل کا راستہ کھل جائے گا البتہ ضروری ہے کہ اگر کسی کے پاس تیز رفتار سواری ہے تو اسے چاہئے کہ اپنی بساط کے مطابق زیادہ سے زیادہ مسافت پر تلاش کرے۔

۳- نماز پڑھنے کے دوران کسی کے پاس پانی دیکھا اور غالب گمان ہے کہ دے دے گا تو نماز توڑ کر مانگ لینا چاہئے اور اگر نہ توڑی تو پھر اس شخص نے مانگنے پر دے دیا یا اس نے از خود پانی دے دیا تو نماز لوٹانی چاہئے۔

۴- اگر پانی ایسی جگہ پر ہو جہاں اسے حاصل کرنے میں جان، مال یا عزت و آبرو کے چلے جانے کا خوف ہو تو تیمم جائز ہے۔

۵- اگر یہ خطرہ ہو کہ دشمن قید کرلے گا یا مال چھین لے گا تو بھی تیمم جائز ہے۔

۶- قیدی کو قید خانے والے وضو کے لیے پانی نہ دیں تو تیمم جائز ہے اور اگر بعد میں پانی مل جائے تو اس سے وضو کر کے نماز لوٹائے۔

۷- جنگل میں اگر اتنا پانی مل گیا کہ اس سے وضو کرنے کے بعد خود یا جانور جو ساتھ ہیں پیاسے رہ جائیں گے تو تیمم جائز ہے۔

۸- اگر اتنی رقم نہ ہو کہ پانی خرید لیا جائے تو بھی تیمم جائز ہے۔

عیدین اور نماز جنازہ کے لیے تیمم

اگر غالب گمان ہو کہ وضو اور غسل کرنے تک عیدین کی جماعت نکل جانے کا خطرہ ہو تو تب بھی تیمم کر کے نماز عید پڑھ سکتے ہیں، بشرطیکہ شہر میں ایک ہی جگہ عید کی نماز ہوتی ہو یا ایک ہی وقت ہوتی ہو۔

اسی طرح اگر نماز جنازہ فوت ہو جانے کا اندیشہ ہو غیر ولی کے لیے تو بھی تیمم کر کے نماز جنازہ پڑھی جاسکتی ہے۔

اگر کوئی نماز عید یا جنازہ پڑھ رہا تھا اور دوران نماز میں وضو ٹوٹ گیا اور اگر وضو کرے گا تو نماز ختم ہو جائے گی تو ایسی صورت میں بھی تیمم کر کے نماز پڑھنا جائز ہے۔

تیمم کس چیز سے جائز ہے؟

تیمم اس چیز سے کرنا جائز ہے جو زمین کی جنس سے ہو اور پاک کرنے والی ہو، جو چیز آگ میں جل کر راکھ نہ ہو، نہ پگھلے نہ نرم ہو۔ وہ چیز زمین کی جنس سے ہے۔ اس سے تیمم جائز ہے مثلاً ریت، چونا، پتھر، اینٹ، ہڑتال، گندھک، یاقوت، زبرجد، فیروزہ عقیق، نمک وغیرہ ان سب پر تیمم درست ہے۔ اگرچہ ان پر غبار وغیرہ نہ ہو۔ غلہ، گیہوں، جو وغیرہ

گھاس اور لکڑی اور شیشے پر اگر اتنا غبار ہو کہ ہاتھ پر لگ جاتا ہو تو اس سے تیمم جائز ہے ورنہ نہیں۔ اسی طرح اگر چٹائی، گدے، دری پر بھی اتنا غبار ہو کہ ہاتھ پر لگ جائے تو اس پر تیمم ہو سکتا ہے۔

تیمم کے فرائض

تیمم میں تین فرض ہیں۔ تیمم اس وقت درست ہو گا جب یہ تینوں فرض پورے ہوں گے۔

پہلا فرض

تیمم کا پہلا فرض نیت ہے۔ نماز اسی تیمم سے پڑھنا جائز ہے جو پاک ہونے کی نیت سے، یا کسی ایسی عبادت مقصودہ کے لیے کیا گیا ہو جو بلا طہارت جائز نہ ہو۔ لہٰذا اگر بلا نیت ہاتھ مٹی پر مار کر منہ اور ہاتھ پر پھیر لئے تیمم نہ ہوگا۔

دوسرا فرض

تیمم کا دوسرا فرض پاک مٹی پر دونوں ہاتھ مار کر سارے منہ پر پھیرنا ہے اس طرح کہ ایک بال برابر جگہ تیمم کے بغیر نہ رہے ورنہ تیمم نہ ہو گا۔ داڑھی، مونچھوں، بھوؤں کے بالوں پر ہاتھ پھیرنا ضروری ہے، اسی طرح بھوؤں کے نیچے آنکھوں کے اوپر والی جگہ ناک کے نیچے والی جگہ کا خاص خیال رکھا جائے اگر ان جگہوں پر ہاتھ نہ پھیرا تو تیمم درست نہ ہو گا۔ عورت نے اگر ناک میں پھول یا نتھ وغیرہ پہنی ہو تو اس بات کا خیال

رکھے کہ ان کے نیچے جگہ باقی نہ رہ جائے۔

تیسرا فرض

تیمم کا تیسرا فرض دوبارہ مٹی پر دونوں ہاتھ مار کر کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کا مسح کرنا ہے۔ اس میں بھی یہ خیال رہے کہ کہیں بال برابر جگہ باقی نہ رہ جائے ورنہ تیمم صحیح نہ ہوگا۔ اگر ہاتھ میں انگوٹھی چھلہ وغیرہ پہنے ہوں تو ان کے نیچے بھی ہاتھ پھیرنا فرض ہے عورتوں کو اس میں سخت احتیاط کی ضرورت ہے کنگن، چوڑیاں وغیرہ جو زیور ہاتھ میں پہنے ہوں ان سب کو ہٹا کر اتار کر ہر حصے پر ہاتھ پھیریں عورتوں نے چونکہ زیور پہنے ہوتے ہیں اس لئے انہیں وضو، غسل اور تیمم میں بڑی احتیاط کرنی چاہئے، تیمم میں سر اور پاؤں کا مسح نہیں۔

تیمم کی سنتیں

تیمم میں یہ امور سنت ہیں:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا۔ ہاتھوں کو زمین پر مارنا۔ انگلیوں کو کھلا رکھنا۔ زمین پر ہاتھ مار کر ملنا۔ ہاتھوں کو جھاڑنا تاکہ جو زیادہ مٹی لگی ہو وہ جھڑ جائے، ہاتھ اس طرح جھاڑے کہ ایک ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ کو دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ پر مارے، پہلے منہ پھر ہاتھوں کا مسح کرنا، دونوں کا مسح پے در پے کرنا، پہلے داہنے ہاتھ کا پھر بائیں ہاتھ کا مسح کرنا، داڑھی کا خلال کرنا۔ ہاتھوں کی انگلیوں کا خلال کرنا، اگر

غبار انگلیوں کے اندر پہنچ گیا ہو تو ورنہ انگلیوں کا خلال فرض ہے۔ یعنی پتھر کی کسی ایسی چیز پر ہاتھ مارا جس پر غبار نہ ہو تو پھر خلال فرض ہے۔
ہاتھوں کے مسح میں بہتر اور مستحب طریقہ یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے علاوہ، چار انگلیوں کا پیٹ داہنے ہاتھ کی پشت پر رکھیں اور انگلیوں کے سروں سے کہنی تک لے جائیں اور پھر وہاں سے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے داہنے ہاتھ کے پیٹ کا مسح کرتے ہوئے گٹے تک لائیں اور بائیں انگوٹھے کے پیٹ سے داہنے انگوٹھے کی پشت کا مسح کریں اسی طرح داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ کا مسح کریں۔

غسل کا تیمم

وضو اور غسل کا ایک ہی تیمم ہے یعنی جو طریقہ وضو کے تیمم کا ہے وہی طریقہ غسل کے تیمم کا ہے۔ داڑھی اور انگلیوں کے خلال کے لیے ہاتھ دوبارہ مٹی پر مارنا ضروری نہیں۔ تیمم ہوتے ہوئے دوبارہ تیمم نہیں کرنا چاہیے۔ ایک تیمم سے کئی نمازیں پڑھ سکتے ہیں۔

تیمم کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے؟

۱۔ جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے یا جن اسباب سے غسل فرض ہوتا ہے۔ ان چیزوں سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔
۲۔ مرض کی وجہ سے تیمم کیا تو تندرست ہونے سے ٹوٹ جاتا ہے۔
۳۔ اتنا پانی مل گیا جس سے وضو کیا جا سکتا ہے تو بھی تیمم ٹوٹ گیا۔

موزوں پر مسح کے احکام

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو موزوں کی پشت پر مسح کرتے دیکھا۔ (ترمذی، ابوداؤد)
نبی اکرم ﷺ نے مسافر کو تین دن اور تین راتیں اور مقیم کو (صرف) ایک دن رات موزوں پر مسح کی اجازت دی۔ جب کہ طہارت کے ساتھ پہنے ہوں۔ (دار قطنی)
موزوں پر مسح کے متعلق بکثرت احادیث وارد ہیں لہٰذا جو اس کو جائز نہ سمجھے وہ گمراہ ہے کیونکہ انکار کرنے والا سنت نبوی ﷺ کا انکار کر رہا ہے جو کہ بہت بڑی بدنصیبی اور گمراہی ہے۔
جو آدمی موزے پہنے ہو وہ اگر وضو میں پاؤں دھونے کی بجائے مسح کرے تو جائز ہے لیکن بہتر اور زیادہ ثواب پاؤں دھونے میں ہے۔ جب کہ موزوں پر مسح کرنا جائز سمجھتا ہو۔ عورتیں بھی موزوں پر مسح کر سکتی ہے۔ جس پر غسل فرض ہے وہ موزوں پر مسح نہیں کرسکتا۔
چمڑے یا اس جیسی کسی چیز کے بنے ہوئے موزوں پر مسح جائز ہے البتہ عام دھاگے اور نائلون یا اونی موزوں پر مسح جائز نہیں، جنہیں آج کل جرابیں کہا جاتا ہے کیونکہ ان کے اندر پانی سرایت کر جاتا ہے۔
علامہ سید محمود احمد رضوی محدث لاہوری رحمۃ اللہ علیہ موزوں پر مسح کے مسئلہ کے تحت فرماتے ہیں:

مندرجہ ذیل قسم کے موزوں پر مسح کر سکتے ہیں:

اول: پورا موزہ ہی چمڑے کا ہو۔ جو ٹخنے کو ڈھانپ لے، یا صرف تلہ چمڑے کا ہو اور باقی حصہ کسی دبیز چیز کا بنا ہوا ہو۔ اس پر بھی مسح جائز ہے۔

منعل: پر بھی مسح جائز ہے یعنی سوتی یا اونی جراب کا تلہ چمڑے کا بنا لیا اور اس کو ساتھ ملا دیا جائے۔

حدیث میں جن جرابوں پر مسح کا ذکر ہے، اس سے ایسا ہی موزہ مراد ہے۔

مجلد: پر بھی مسح جائز ہے یعنی اونی یا سوتی جراب پر چمڑہ کا پائتابہ چڑھا لیا جائے مگر اس میں شرط یہ ہے کہ یہ پائتابہ جرابوں کے ساتھ سی لیا جائے اور اگر سیا نہیں تو مسح جائز نہ ہوگا۔

(دین مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء)

پاؤں دھونے یا پورا وضو کرنے کے بعد موزے پہننے چاہئیں۔

اب اگر اس شخص کا وضو ٹوٹ جائے تو دوبارہ وضو کرتے وقت اسے موزے اتارنے کی ضرورت نہیں۔ موزوں کے اوپر ہی مسح کر لینا کافی ہوگا۔

مسح کی مدت

موزوں پر مسح صرف مدت کے اندر جائز ہے۔ مدت گذر جانے کے بعد ان پر مسح درست نہیں۔

۱- نبی اکرم ﷺ نے مقیم کو صرف ایک دن ایک رات موزوں پر مسح کی اجازت دی ہے۔ یعنی بے وضو ہونے کے وقت سے لے کر چوبیس گھنٹے تک مسح کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً ایک شخص نے صبح کا وضو کر کے موزے پہنے، ظہر کے وقت اس کا وضو ٹوٹ گیا تو اب ظہر کا وضو کرے اور موزوں پر مسح کرے اور یہ سلسلہ دوسرے دن ظہر تک چلتا رہے گا۔

۲- مسافر شخص کو حضور اکرم ﷺ نے تین دن تین راتیں موزوں پر مسح کرنے کی اجازت دی ہے۔

مسح کا طریقہ

موزوں پر مسح کرنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ سر کا مسح کرنے کے بعد تازہ پانی سے دونوں ہاتھوں کو تر کر کے دائیں ہاتھ کی انگلیاں ہتھیلی سمیت داہنے پاؤں کی پشت کے سرے پر یعنی پاؤں کی انگلیوں کے اوپر اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں ہتھیلی سمیت بائیں پاؤں کی پشت کے سرے پر رکھ کر، پنڈلی کی طرف مسح کرتا ہوا کھینچے۔ یہ مسح کا سنت طریقہ ہے۔

فرائض

مسح میں دو فرض ہیں:

۱- ہر موزے کا مسح کم از کم ہاتھ کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر ہونا۔

۲- موزے کی پیٹھ پر مسح کرنا۔ اگر بوٹ بند ہوں اور ڈھکے ہوئے

ہوں تو ان پر بھی مسح جائز ہے۔

پوری تین انگلیوں کے پیٹ سے مسح کرنا اور پنڈلی تک کھینچنا اور مسح کرتے وقت انگلیاں کھلی رکھنا سنت ہے۔

وہ چیزیں جن سے مسح ٹوٹ جاتا ہے

۱- وہ چیزیں جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے انہی سے مسح بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

۲- مدت مسح پوری ہو جانے سے بھی مسح ٹوٹ جاتا ہے۔

۳- اگر موزہ ایک بھی اتار دیا تو مسح ٹوٹ جاتا ہے۔

۴- کسی طرح موزے کے اندر پانی داخل ہو گیا جیسے وہ آدمی پانی میں داخل ہو جائے اور نصف سے زیادہ پاؤں ڈھل گیا تو مسح ٹوٹ گیا۔

پٹی اور جبیرہ کے مسائل

بعض اوقات جسم کے کسی حصے پر چوٹ لگنے یا زخم ہونے کی صورت میں پٹی باندھنی پڑتی ہے اور ہڈی ٹوٹ جائے تو اس کو جوڑ کر دائیں بائیں بانس کی دو کھپچیاں باندھ دیتے ہیں ان کھپچیوں کو جبیرہ کہتے ہیں۔ ان کے مسائل مندرجہ ذیل ہیں:

۱- جبیرہ اور پٹی کا ایک ہی حکم ہے اگر زخم پر پٹی بندھی ہو اور اسے کھول کر مسح کرنا نقصان کا باعث ہو، پٹی کھولنے میں دقت اور تکلیف ہوتی ہو تو اس پٹی پر مسح کر لینا چاہئے اگر یہ

دونوں باتیں نہ ہوں تو پھر پٹی کھول کر زخم پر مسح کرنا چاہئے۔ یہی حکم جبیرہ کا بھی ہے جب تک جبیرہ نہ کھول سکے اسی پر ہاتھ پھیر لیا کرے اور اگر اس کا کھولنا ممکن ہو تو زخم کی جگہ کو چھوڑ کر باقی حصہ کو دھولیا کرے۔

فصد کی پٹی کا بھی یہی حکم ہے۔ اگر زخم کے اوپر مسح نہ کر سکے تو پٹی کھول کر کپڑے کی گدی پر مسح کرے۔

۲- اگر پوری پٹی کے نیچے زخم نہیں ہے تو اب یہ دیکھنا چاہئے کہ زخم کو چھوڑ کر اور سب جگہ کو دھو سکتا ہے یا نہیں؟ اگر دھو سکتا ہے تو زخم کو چھوڑ کر باقی حصہ کو دھو لے اور اگر نہیں دھو سکتا ہے اور پٹی کھولنا ناممکن ہے تو پھر ساری پٹی پر مسح کر لے۔ جہاں زخم ہے وہاں بھی اور جہاں زخم نہیں ہے وہاں بھی۔

۳- اگر جبیرہ یا پٹی کھل کر گر پڑے اور زخم ابھی اچھا نہ ہوا تھا تو پھر باندھ لے اور وہی پہلا مسح کافی ہے دوبارہ مسح کرنے کی ضرورت نہیں اور اگر زخم اچھا ہو گیا ہے اور اب باندھنے کی ضرورت نہیں تو مسح ٹوٹ گیا اب اتنی جگہ دھو کر نماز پڑھ لے۔ پورا وضو کرنے کی ضرورت نہیں۔

ضروری ہدایت

پٹی اور جبیرہ میں بہتر تو یہی ہے کہ سارے جبیرہ اور پٹی پر

مسح کرے اور اگر کل پر نہ کر سکے تو آدھی سے زائد پر کر لے اور اگر آدھی یا آدھی سے کم پر مسح کرے گا تو جائز نہیں۔ (بحوالہ نماز کی بڑی کتاب)

میں نے اختصار کے ساتھ طہارت، وضو، غسل، تیمم وغیرہ کے فضائل و مسائل اور برکات تحریر کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی عظیم بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے اور میرے لئے ذریعہ نجات بنائے آمین!!!

بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد و علی آلہٖ الطیبین الطاہرین و اصحابہ اجمعین۔

محمد رفیق قادری رندھاوا
(پرنسپل جامعہ فیض الاسلام، شالامار ٹاؤن لاہور)
0300-4417855

۱۳/اکتوبر ۲۰۱۴ء۔ بروز پیر

علامہ ابوحمزہ محمد رفیق قادری رندھاوا کی تصانیف

- کیا یارسول اللہ ﷺ کہنا جائز ہے؟
- برکات رمضان المبارک
- حضرت داتا گنج بخش رح
- حقوق والدین
- برکات شبِ قدر و اعتکاف
- تذکرہ مفتی اعظم (مفتی محمد طفیل نقشبندی رح)
- ایصال ثواب کی شرعی حیثیت
- مفتی اعظم سرحد (مفتی اعظم مولانا شائستہ گل کے حالات زندگی)
- راہ صوفیاء
- حیات سبحانی (مفتی عبدالسبحان القادری کی سوانح حیات)
- فرقہ پرستی حقائق کی روشنی میں
- نوجوان نسل کی تربیت میں دینی اداروں کا کردار
- میرے آقا ﷺ کا علم
- ثمرات توبہ
- شیخ اور بیعت کی اہمیت و ضرورت
- برکاتِ مسواک اور طب جدید
- معاشرہ کیوں بگڑتا ہے اور اس کے اسباب
- برکاتِ اسلام (زیر طبع)
- برکات ایصال ثواب
- برکات وضو
- برکات اذان
- رسول کائنات
- ذکر مصطفیٰ ﷺ
- برکات یارسول اللہ ﷺ
- محبت محمد مصطفیٰ ﷺ

مکتبہ حسان جامعہ فیض الاسلام

شالامار ٹاؤن لاہور 0300-4417855